لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

# لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 43 Monday 26 May, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۴۳) ۲۶ رمئی ۲۰۲۵ء بروز دوشنبہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات:۴)

# شہداء کی بیویوں کی توہین: بی جے پی رکن پارلیمنٹ کے بیان پر کانگریس برہم

## کھڑگے، جے رام رمیش اور الکا لامبا نے وزیر اعظم سے معافی اور فوری کارروائی کا کیا مطالبہ

**نئی دہلی (ایجنسی):** پہلگام دہشت گرد حملے میں شہید ہونے والے نیوی افسر اور دیگر فوجی اہلکاروں کی بیویوں سے متعلق بی جے پی کے راجیہ سبھا رکن رام چندر جانگڑا کے بیان پر ملک بھر میں سیاسی طوفان کھڑا ہو گیا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، جنرل سکریٹری جے رام رمیش اور مہیلا کانگریس کی صدر الکا لامبا نے اس بیان کو شرمناک، قابل اعتراض اور فوج کے وقار کے منافی قرار دیا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا، ”بی جے پی کے رہنما پہلگام کے متاثرین اور ہماری بہادر فوج پر الزامات لگانے کی دوڑ میں شامل ہیں۔ رام چندر جانگڑا کے شرمناک بیان نے ایک بار پھر بی جے پی-آر ایس ایس کی گھٹیا ذہنیت کو بے نقاب کر دیا ہے۔“ کھڑگے نے مدھیہ پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جگدیش دیوڑا اور وزیر وجے شاہ کے بیانات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ان کی طرف سے بھی فوج اور خاتون کرنل پر توہین آمیز تبصرے کیے گئے لیکن وزیر اعظم نریندر مودی نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا، ”یہ بیان بی جے پی کی اقتدار کے نشے میں چور بے حس ذہنیت کا ثبوت ہے۔ جانگڑا جوانوں کی شہادت کے لیے سیکورٹی کی ناکامی پر سوال اٹھانے کے بجائے ان کی بیویوں پر ہی انگلیاں اٹھا رہے ہیں۔“

وہیں، مہیلا کانگریس کی صدر الکا لامبا نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ”بی جے پی کے ایم پی جانگڑا نے کہا کہ پہلگام حملے میں شہید ہونے والے اہلکاروں کی بیویوں میں 'ویرانگنا' (بہادر خواتین) جیسا جذبہ نہیں تھا، اس لیے وہ ہاتھ جوڑ کر رحم کی اپیل کر رہی تھیں۔" الکا نے کہا کہ پہلے بھی مدھیہ پردیش کے وزیر وجے شاہ نے کرنل صوفیہ قریشی پر بھونڈا تبصرہ کیا تھا اور جگدیش دیوڑا نے وزیر اعظم کو کریڈٹ دینے کی دوڑ میں فوج کی قربانی کو کمزور کیا تھا۔ کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بیان پر معافی مانگیں اور رام چندر جانگڑا کو پارٹی سے نکالیں۔ جے رام رمیش نے سوال اٹھایا کہ اگر بی جے پی قیادت ان بیانات پر خاموش ہے تو کیا اسے ان کی خاموش منظوری سمجھا جائے؟ یہ معاملہ اس لیے حساس بن گیا کیونکہ سوشل میڈیا پر شہید افسر ونے نروال کی اہلیہ اور دیگر خواتین کو ٹرول کیا گیا لیکن حکومت کی طرف سے کسی قسم کی قانونی کارروائی سامنے نہیں آئی۔ کانگریس نے مطالبہ کیا ہے کہ نہ صرف معافی بلکہ فوری برطرفی کے ذریعے یہ ثابت کیا جائے کہ بی جے پی خواتین اور فوجی اہلکاروں کے احترام میں سنجیدہ ہے۔

آل انڈیا مہلا کانگریس کی صدر الکا لامبا نے نئی دہلی میں واقع اے آئی سی سی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس دوران انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر الزام عائد کیا کہ وہ آپریشن سندور کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کر رہی ہے اور اس عمل میں فوج، شہداء اور ان کے خاندانوں کی توہین کر رہی ہے۔ الکا لامبا نے کہا کہ بی جے پی کی اعلیٰ قیادت نے پارٹی کے رہنماؤں کو ہدایت دی ہے کہ وہ آپریشن سندور کا سارا کریڈٹ وزیر اعظم نریندر مودی کو دیں۔ انہوں نے اس عمل کو ایک منظم پی آر مہم قرار دیا جس کے تحت فوجی اہلکاروں کی قربانیوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ہریانہ سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ رام چندر جانگڑا کی ایک ویڈیو کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے ایک شہید کی بیوہ کو بزدل قرار دیا۔ الکا لامبا نے اس بیان کو نہ صرف توہین آمیز بلکہ شہید کے خاندان کے لیے جذباتی طور پر نقصان دہ قرار دیا۔ الکا لامبا نے مدھیہ پردیش کے وزیر وجے شاہ کے ایک بیان کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے کرنل صوفیہ قریشی کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ انہوں نے اس بیان کو خواتین افسران کی بے حرمتی قرار دیا۔ مدھیہ پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جگدیش دیوڑا کے ایک بیان کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستانی فوج وزیر اعظم مودی کے سامنے سر بہ سجود ہے، جو کہ فوج کی خود مختاری کی توہین ہے۔ الکا لامبا نے کہا کہ ہریانہ سے تعلق رکھنے والے نیوی آفیسر لیفٹیننٹ ونے نروال کی بیوہ ہمانشی کو سوشل میڈیا پر ٹرول کیا گیا اور ان کے خیالات کے لیے انہیں نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس پر کوئی قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ خارجہ سکریٹری وکرم مسری کے بیان کے بعد سوشل میڈیا پر ان کی بیٹیوں کی تصاویر اور ذاتی فون نمبرز وائرل کیے گئے لیکن اس پر بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ الکا لامبا نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ایک پرانے بیان کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے کہا، ”ان کی رگوں میں خون نہیں، گرم سندور بہہ رہا ہے۔“ انہوں نے اس بیان کو فوجیوں کی قربانیوں کی توہین قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری ریل ٹکٹوں پر آپریشن سندور اور وزیر اعظم مودی کی تصاویر چھاپی جا رہی ہیں، جو کہ سپریم کورٹ کے احکامات کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان اشتہارات میں فوج کے تینوں سربراہان یا بہادر خواتین افسران کی تصاویر ہوتیں تو انہیں کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ الکا لامبا نے کہا کہ مدھیہ پردیش کی پولیس نے وجے شاہ کے بیان پر کوئی کارروائی نہیں کی لیکن ہائی کورٹ نے از خود نوٹس لیتے ہوئے ایف آئی آر کے احکامات دیے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے ایس آئی ٹی تشکیل دی ہے جو اس ماہ کے آخر تک اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بی جے پی کے وہ رہنما جنہوں نے توہین آمیز بیانات دیے ہیں، انہیں پارٹی سے برطرف کیا جائے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ الکا لامبا نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ وہ ایک کل جماعتی اجلاس بلائیں اور اس کی صدارت کریں۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا خصوصی اجلاس بلا کر آپریشن سندور پر مکمل معلومات فراہم کی جائیں اور شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی نے بطور قائد حزب اختلاف اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ایک ماہ میں دو بار جموں و کشمیر کا دورہ کیا، متاثرین سے ملاقات کی اور ان کے حالات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے پونچھ کا نام تک نہیں لیا، جبکہ وہاں کے لوگ انہیں اپنے درمیان دیکھنا چاہتے ہیں۔ الکا لامبا نے کہا کہ بی جے پی کی قیادت میں فوج، شہداء اور ان کے خاندانوں کی توہین کی جا رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بی جے پی کے رہنما معافی مانگیں، توہین آمیز بیانات دینے والوں کو پارٹی سے نکالا جائے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت ہے کہ حکومت اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور عوام کے جذبات کا احترام کرے۔

## پاکستان: شدید آندھی-بارش میں 13 لوگوں کی موت، 93 زخمی

**اسلام آباد (ایجنسی):** پاکستان میں اس وقت آسمان سے آفت آئی ہوئی ہے۔ شدید بارش اور آندھی-طوفان نے یہاں تباہی مچادی ہے۔ آندھی اور بارش سے اب تک 13 لوگوں کی موت ہوئی ہے جبکہ 93 زخمی ہیں۔ پاکستان کے الگ الگ علاقوں میں بجلی گرنے اور ژالہ باری سے کافی نقصان ہوا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آنے والے کچھ گھنٹوں میں بھی تیز آندھی اور بارش کا قہر جاری رہنے والا ہے۔ خراب موسم کی وجہ سے فضائی خدمات بھی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ پی ڈی ایم اے کے ڈائرکٹر جنرل عرفان علی کاٹھیا نے پنجاب کے الگ الگ ضلعوں میں ہوا اور بارش کی خبروں کے درمیان پورے صوبہ کے ڈپٹی کمشنوں اور راحت و بچاؤ ایجنسیوں کو الرٹ پر رہنے کی ہدایت جاری کی ہے۔ ہنگامی حالات سے نپٹنے کے لیے سبھی محکموں کو مستعد رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ راولپنڈی، سیالکوٹ، جہلم اور لاہور سمیت پنجاب کے اہم شہروں میں طوفان کی وجہ سے کافی تیز ہوائیں چلیں اور حد نگاہ کم ہو گئی۔ اس کی وجہ سے افسروں کو تحفظ کے لیے موٹروے کے کچھ حصوں کو عارضی طور پر بند کرنا پڑا۔ بتایا جاتا ہے کہ زیادہ تر اموات طوفان کے دوران گھروں کی چھت گرنے سے ہوئی۔ پنجاب میں تیز ہواؤں کی وجہ سے ایک مقامی فیکٹری کی چھت منہدم ہونے سے ایک مزدور کی موت ہو گئی اور پانچ دیگر شدید طور سے زخمی ہیں۔ وہیں ایک شخص کی بجلی گرنے سے موت ہوئی۔ طوفان سے کئی کچے اور خستہ حال مکان بھی تباہ ہو گئے۔ ان میں کئی لوگوں کی جانیں چلی گئی۔ ابھی تک 13 افراد کی موت کی خبر ہے۔ وہیں کراچی سے لاہور جا رہی ایک فلائٹ کے رنوے پر پہنچتے ہی شدید طوفان کی وجہ سے ایک بڑا حادثہ ہوتے ہوتے بچ گیا۔ ایئرپورٹ ذرائع کے مطابق فلائٹ ایف ایل 842 علامہ اقبال بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچ گئی تھی کہ اچانک رابطہ منقطع ہو گیا۔

## تاج محل کو بم سے اڑانے کی دھمکی، کیرالہ سے آئے ای میل کے بعد مچی افراتفری، تین گھنٹے تک چلی تلاشی مہم

**آگرہ (ایجنسی):** کیرالہ سے تاج محل کو بم سے اڑانے کی دھمکی ملی ہے۔ اس دھمکی کے بعد پورے تاج محل علاقے میں ہائی الرٹ ہے۔ دراصل محکمہ سیاحت کو کیرالہ سے ہفتہ کی صبح ایک ای میل آیا جس میں تاج محل کو بم سے اڑانے کی دھمکی دی گئی تھی۔ اس پر سی آئی ایس ایف، تاج محل سیکوریٹی پولیس، بم اسکواڈ، ڈاگ اسکواڈ، ہندوستانی محکمہ آثار قدیمہ کی ٹیم نے قریب تین گھنٹے تک تاج محل کے چپے چپے کی تلاشی لی۔ حالانکہ اس دوران کہیں بھی کوئی مشتبہ اشیا نہیں ملی۔ دھمکی کی وجہ سے تاج محل کے مشرقی اور مغربی دروازے پر سیکوریٹی مزید سخت کر دی گئی۔ سیاحوں کو تاج محل میں پین لے جانے پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ سی سی ٹی وی سے ہر سیاح کی نگرانی کی گئی۔ جب تین گھنٹے کی تلاشی مہم کے دوران کوئی مشتبہ اشیا نہیں ملی تو سیکوریٹی ایجنسیوں نے راحت کی سانس لی۔ ڈی ایس پی سونم کمار نے بتایا کہ یہ 'ہاکس ای میل' تھا جو کیرالہ سے آیا تھا۔ اس بارے میں سائبر سیل تھانہ میں معاملہ درج کرایا گیا ہے جس کی جانچ کی جا رہی ہے۔ تاج محل کو آر ڈی ایکس سے اڑانے کی دھمکی کا ای میل ملتے ہی سیکوریٹی ایجنسیاں الرٹ ہو گئیں۔ دوپہر ایک بجے سے مکمل چیکنگ شروع ہوئی۔ اسنفر ڈاگ اور بم اسکواڈ کے ساتھ تاج محل احاطے میں تلاشی مہم چلائی گئی۔ سی آئی ایس ایف کمانڈنٹ وبھو کمار دوبے نے بتایا کہ تاج محل کے تحفظ کے لحاظ سے خاص گنبد، چمیلی فرش، مسجد احاطہ سے لے کر باغیچوں اور دالانوں میں بھی تلاشی کی گئی۔ تاج محل میں تین بجے تک تلاشی مہم چلی جس میں کوئی بھی مشتبہ چیز نہیں ملی۔ دوسری طرف اے سی پی تاج سیکوریٹی عریب احمد نے بتایا کہ ملک کے دیگر حصوں میں بھی اسی طرح کے میل بھیجے گئے ہیں۔ سائبر سیل جانچ کر رہی ہے۔ سیاحوں میں دہشت نہ پھیلے اس لیے تلاشی مہم کو ماک ڈرل بتایا گیا۔ فی الحال تاج محل پوری طرح محفوظ ہے لیکن سیکوریٹی ایجنسیاں پوری طرح سے الرٹ ہیں۔

## لالو پرساد یادو نے بڑے بیٹے تیج پرتاپ یادو کو 6 سال کے لیے پارٹی سے نکالا

**پٹنہ (ایجنسی):** راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سپریمو لالو پرساد یادو نے اپنے بڑے بیٹے تیج پرتاپ یادو کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔ اتوار (25 مئی) کو لالو یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس بارے میں اطلاع دی۔ انہوں نے پوسٹ میں لکھا کہ ”ذاتی زندگی میں اخلاقی اقدار کو نظر انداز کرنا سماجی انصاف کے لیے ہماری اجتماعی جدوجہد کو کمزور کرتا ہے۔ بڑے بیٹے کی سرگرمیاں، عوامی طرز عمل اور غیر ذمہ دارانہ رویہ ہماری خاندانی اقدار و روایات کے مطابق نہیں ہیں۔“ لالو یادو نے مزید لکھا کہ ”اس لیے مندرجہ بالا حالات کے پیش نظر اسے پارٹی اور خاندان سے دور کرتا ہوں۔ اب سے پارٹی اور خاندان میں اس کا کسی بھی طرح کا کوئی کردار نہیں ہوگا۔ اسے پارٹی سے 6 سال کے لیے نکالا جاتا ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”وہ خود اپنی ذاتی زندگی کے اچھے-برے اور خوبیوں-خامیوں کو دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جو لوگ بھی اس سے تعلق رکھیں گے وہ اپنی صوابدید سے فیصلہ لیں۔ میں عوامی زندگی میں ہمیشہ رائے عامہ کا حامی رہا ہوں۔ خاندان کے فرمانبردار افراد نے عوامی زندگی میں اسی خیال کو اپنایا اور اسی پر عمل کیا ہے۔ شکریہ۔“ قابل ذکر ہے کہ تیج پرتاپ یادو اور ان کی گرل فرینڈ انوشکا یادو سے منسلک معاملہ کی وجہ سے لالو یادو نے یہ کارروائی کی ہے۔ ہفتہ (24 مئی) کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'فیس بک' پر تیج پرتاپ یادو کے آفیشیل اکاؤنٹ سے ایک تصویر شیئر کی گئی تھی۔ تصویر میں تیج پرتاپ یادو ایک لڑکی کے ساتھ دکھائی دے رہے تھے۔ لڑکی کا نام انوشکا یادو بتایا گیا تھا۔ فیس بک پوسٹ کے مطابق تیج پرتاپ یادو اور انوشکا یادو 12 سال سے رشتہ میں ہیں، حالانکہ بعد میں پوسٹ ہٹا دیا گیا۔ کچھ گھنٹے بعد تیج پرتاپ یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ان کا اکاؤنٹ ہیک کر لیا گیا تھا۔ اے آئی کی مدد سے تصویر بنائی گئی ہے۔

# دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت بنا ہندوستان

## جاپان کو پیچھے چھوڑتے ہوئے لہرایا پرچم

**نئی دہلی (ایجنسی):** ہندوستان نے جاپان کو پیچھے چھوڑتے ہوئے دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت ہونے کا خطاب حاصل کر لیا ہے۔ نیتی آیوگ کے سی ای او بی وی آر سبرامنیم نے ہفتہ کو یہ اطلاع دی۔ انہوں نے نیتی آیوگ کونسل کی 10ویں میٹنگ کے بعد ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے کہا کہ ہندوستان میں اقتصادی ماحول موافق ہے۔

بی وی آر سبرامنیم نے بتایا کہ آج ہندوستان 4000 ارب ڈالر کی معیشت ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، ”جیسا کہ میں بول رہا ہوں، ہندوستان اب دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت بن چکی ہے۔ ہماری معیشت 4 ٹریلین امریکی ڈالر کو پار کر گئی ہے۔ یہ میرا نہیں بلکہ آئی ایم ایف کا ڈاٹا ہے۔ ہندوستان اب جاپان سے آگے نکل گیا ہے۔“ انہوں نے کہا کہ اب صرف امریکہ، چین اور جرمنی ہی ہندوستانی معیشت کے مقابلے میں بڑے ہیں۔ اگر ہندوستان کی اقتصادی ترقی اسی رفتار سے آگے بڑھتی ہے تو آنے والے دو سے تین برسوں میں ہندوستان دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بن سکتی ہے۔

واضح رہے کہ آئی ایم ایف کی ورلڈ اکنامک آؤٹ لک (اپریل 2025) کی رپورٹ کے مطابق سال 2026 میں ہندوستان کا جی ڈی پی قریب 187,4 ارب ڈالر ہوگا۔ وہیں جاپان کا جی ڈی پی ممکن طور پر 186,4 ارب ڈالر رہنے کا امکان ہے۔ ہندوستان 2024 تک دنیا کی پانچویں سب سے بڑی معیشت تھی۔ آئی ایم ایف کا کہنا ہے کہ ہندوستان 2025 اور 2026 میں بالترتیب 2.6 فیصد کی شرح سے ترقی کرے گا۔ اس کے برعکس عالمی معیشت کی ترقی 2026 میں بالترتیب 8.2 فیصد اور 2026 میں 3 فیصد رہنے کا امکان ہے۔

میٹنگ کے دوران 'ترقی یافتہ ریاست سے ترقی یافتہ ہندوستان 2047' کے موضوع پر ریاستوں اور مرکز کے درمیان گہری بات چیت ہوئی تھی۔ نیتی آیوگ کے سی ای او نے بتایا کہ اس میٹنگ میں مینوفیکچرنگ، خدمات، دیہی اور شہری غیر زرعی علاقے، گرین اور سرکلر اکنامی جیسے اہم معاملوں پر بات ہوئی۔ سبرامنیم نے کہا کہ ہندوستان اب ایک ایسے موڑ پر کھڑا ہے جہاں سے اس کی معیشت بہت تیز رفتار سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ ہم ٹیک آف اسٹیج میں ہیں۔

## دہلی میں موسلا دھار بارش سے سڑکیں تالاب میں تبدیل

**نئی دہلی (ایجنسی):** راجدھانی دہلی میں ہفتہ (24 مئی) کو پوری رات بارش اور آندھی کی وجہ سے کئی مقامات پر درخت اور بجلی کے کھمبے اکھڑ گئے اور کئی علاقوں میں آبی جماؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ عام آدمی پارٹی نے آبی جماؤ کے متعلق بی جے پی حکومت پر سخت تنقید کی اور اسے '4 انجن والی' حکومت کی ناکامی قرار دیا۔ عام آدمی پارٹی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر متعدد پوسٹوں کے ذریعہ راجدھانی دہلی کے کئی آبی جماؤ والے علاقوں جیسے دھولا کنواں، دہلی کینٹونمنٹ اور آئی ٹی او کی کئی تصاویر شیئر کیں۔ پوسٹ میں عاپ نے کہا کہ ”دہلی میں تھوڑی سی بارش ہوتی ہے اور سڑکیں لبالب بھر جاتی ہیں۔ یہ سڑکیں بی جے پی کی 4 کھٹارا انجن والی سرکار کی کہانی بتا رہی ہے۔“ عام آدمی پارٹی کے مطابق دہلی میں ایسا کوئی علاقہ نہیں ہے جہاں پانی نہ جمع ہوا ہو، جو بی جے پی کی 4 انجن والی حکومت کی ناکامی کی کہانی بیان کر رہی ہے۔ منٹو برج کا ویڈیو پوسٹ کر عاپ نے کہا کہ ”منٹو برج کے نیچے ذرا سی بارش میں ایسا آبی جماؤ ہو گیا، جس میں کار ہی ڈوب گئی۔ گزشتہ دنوں وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا اور وزیر پرویش ورما یہاں فوٹو شوٹ کروا کر گئے تھے۔ لیکن انہوں نے یہاں صرف فوٹو شوٹ کرایا، کوئی کام نہیں کیا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آبی جماؤ میں کار ڈوب گئی۔“ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ رات دہلی میں شدید بارش کے ساتھ آندھی و طوفان کی وجہ سے کافی تباہی ہوئی ہے۔ درخت اور بجلی کے کھمبے اکھڑ گئے۔ یہی نہیں کئی علاقوں میں آبی جماؤ کی وجہ سے لوگوں کو آمد و رفت میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

# پاکستان نے اب حماقت کی تو سخت ترین جواب ملے گا

## دہشت گردی کو فروغ دینے پر پڑوسی ملک کو اویسی نے لگائی پھٹکار

**نئی دہلی (ایجنسی):** بحرین میں ہندوستان کی نمائندگی کر رہے ایک کُل جماعتی نمائندہ وفد میں شامل آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے ایم پی اسد الدین اویسی نے ایک بار پھر پاکستان پر شدید حملہ کیا ہے۔ انہوں نے پاکستان کو 'ناکام ملک' بتاتے ہوئے اس کی پالیسیوں کی جم کر تنقید کی۔ پاکستان کو دنیا کے سامنے بے نقاب کرنے لیے گئے اس نمائندہ وفد کی قیادت بی جے پی رکن پارلیمنٹ بیجنت پانڈا کر رہے ہیں۔ وفد نے بحرین میں کئی اہم لوگوں سے ملاقات کی اور دہشت گردی کے معاملے پر بات چیت کی۔ اس موقع پر اویسی نے کہا، ”ہماری حکومت نے ہمیں یہاں بھیجا ہے تاکہ دنیا کو یہ سمجھا سکیں کہ ہندوستان گزشتہ کئی برسوں سے کس طرح کے خطروں کا سامنا کر رہا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے کئی بے قصور لوگ مارے جا چکے ہیں۔ اس مسئلہ کی جڑ پاکستان ہے۔ جب تک پاکستان دہشت گرد تنظیموں کی حمایت، مدد اور ان کی سرپرستی کرنا بند نہیں کرتا، تب تک یہ خطرہ بنا رہے گا۔“

اسد الدین اویسی نے کہا کہ ہندوستان اپنے لوگوں کے دفاع کے لیے ہر ضروری قدم اٹھا رہا ہے اور اگر پاکستان نے پھر سے کوئی حماقت کی تو اس مرتبہ جواب بہت سخت ہوگا۔ اس دوران اویسی نے کہا کہ پہلگام حملے سے عام لوگوں کی زندگیاں تباہ ہو گئیں۔ انہوں نے ایک دردناک منظر کا بھی ذکر کیا کہ، ”ایک خاتون، جس کی شادی کو صرف چھ دن ہوئے تھے، ساتویں دن بیوہ ہو گئی، دوسری خاتون نے دو مہینے پہلے شادی کی تھی، اس کا شوہر بھی اس حملے میں مارا گیا۔“ اے آئی ایم آئی ایم سربراہ نے کہا کہ ہندوستان کے پاس مضبوط دفاعی تکنیک اور طاقت ہے جس سے وہ اپنے سبھی شہریوں کو تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔ انہوں نے دنیا سے اپیل کی کہ وہ دہشت گردوں کو ملنے والی فنڈنگ کو روکنے میں مدد کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے بحرین حکومت سے بھی اپیل کی کہ وہ ایف اے ٹی ایف کی 'گرے فہرست' میں پاکستان کو پھر سے ڈالنے میں ہندوستان کی مدد کرے، کیونکہ پاکستان کا پیسہ دہشت گردی پھیلانے میں استعمال ہو رہا ہے۔ بحرین میں ہندوستان کا موقف پیش کر رہے اس نمائندہ وفد میں اسد الدین اویسی، بیجنت پانڈا کے علاوہ نشی کانت دوبے، فنگنون کونیاک، ریکھا شرما، ستنام سنگھ سندھو، غلام نبی آزاد اور سفیر ہرش شرنگلا شامل ہیں۔

## کویت میں 26 ہزار خواتین کی شہریت ختم

**کویت سٹی (ایجنسی):** کویت حکومت نے ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے راتوں رات ہزاروں لوگوں کی شہریت منسوخ کر دی ہے۔ اس فہرست میں زیادہ تر خواتین شامل ہیں۔ لوگ جب صبح میں نیند سے بیدار ہوئے تو کسی کا بینک کھاتہ بند ہو گیا تو کسی کی دیگر سرکاری سہولتیں ٹھپ ہو گئیں۔ جب معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کہ ان کی شہریت ہی ختم ہو چکی ہے۔ مئی 2024 میں ہی کویت کے امیر نے جمہوریت کو ملک کے لیے خطرہ بتایا تھا اور آئین میں ترمیم کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ کویت حکومت ان لوگوں کی شہریت زیادہ منسوخ کر رہی ہے جنہیں شادی کے بعد یہاں کی شہریت ملی تھی۔ اس فہرست میں خواتین زیادہ شامل ہیں۔ جنہوں نے کویت کے مردوں سے شادی کر کے یہاں کی شہریت حاصل کی تھی۔ اسی کڑی میں ایک نام لاما کا ہے۔ جب وہ کویت سٹی میں کریڈٹ کارڈ سے پیمنٹ کرنے لگیں تو پتہ چلا کہ ان کا کھاتہ منجمد کر دیا گیا ہے۔ بعد میں پتہ چلا کہ ان کی شہریت ہی منسوخ ہو چکی ہے۔ لاما بنیادی طور پر جارڈن کی رہنے والی ہیں۔ لاما ان 37 ہزار لوگوں میں شامل ہیں جن کی گزشتہ سال اگست کے بعد سے شہریت جا چکی ہے۔ ان میں 26 ہزار خواتین شامل ہیں۔ یہ کویت کی حکومت کا ڈاٹا ہے۔ میڈیا کا کہنا ہے کہ اصل تعداد اور بھی زیادہ ہے۔

## حدیث نبوی ﷺ

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مومن کی جان اس کے قرض میں گھرا رہتا ہے جب تک کہ اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے۔ (ترمذی)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

# قومی تعلیمی پالیسی پر عدالت کا فیصلہ

جمہوریت کی روح محض ووٹ کے حق میں نہیں، بلکہ اختیارات کی تقسیم اور ادارہ جاتی توازن میں پنہاں ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی (NEP) کے نفاذ و عمل درآمد کے سلسلے میں سپریم کورٹ کا 10 مئی 2025 کو سنایا جانے والا ایک فیصلہ نہ صرف آئینی حدود کی صیانت کی مثال ہے بلکہ وفاقی ڈھانچے کے تحفظ کا ایک جاندار اظہار بھی۔ جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس آر مہادیون کی دو رکنی بنچ نے ایڈووکیٹ جی ایس مانی کی جانب سے دائر اس رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا، جس میں تمل ناڈو سمیت تمام ریاستوں کو قومی تعلیمی پالیسی (2020) نافذ کرنے کی ہدایت دینے کی استدعا کی گئی تھی۔ عدالت نے دوٹوک کہا کہ وہ ریاستوں کو کسی مرکزی پالیسی کو اپنانے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ عدالت کا یہ موقف ایک ایسی جمہوری حس کی بازگشت ہے جو گزشتہ ایک دہائی سے مرکز کی بڑھتی ہوئی اختیارات پسندی کے سائے میں مدھم پڑ گئی تھی۔ عدالت نے استفسار کیا کہ آئین کا آرٹیکل 32 شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کا ضامن ہے نہ کہ ریاستوں کو مرکز کی پالیسیوں کے نفاذ پر مجبور کرنے کا آلہ؟ عدالت نے بالکل درست طور پر کہا کہ اگر کوئی ریاست قومی تعلیمی پالیسی کو نافذ نہیں کرتی تو یہ اس کی آئینی خودمختاری کا اظہار ہے جب تک کہ اس عمل یا عدم عمل سے کسی شہری کے بنیادی حقوق متاثر نہ ہوں۔

1986 میں منظور کی گئی قومی تعلیمی پالیسی کے بعد 2020 کی قومی تعلیمی پالیسی ایک طویل عرصے کے بعد تعلیمی سمت میں اصلاح کا وعدہ لے کر آئی، لیکن جس طرح اسے ریاستوں پر نافذ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ خود اس وعدے کو متنازع بنا دیتی ہے۔ تعلیم چونکہ آئین کے ساتویں جدول میں درج Concurrent List (ہم آہنگی کی فہرست) کا حصہ ہے، اس لیے ریاستوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مقامی حالات، لسانی ترجیحات اور ثقافتی پس منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیمی نصاب تشکیل دیں۔ تمل ناڈو نے 1968 سے 'دولسانی فارمولے' پر عمل کیا ہے، جس میں مادری زبان اور انگریزی شامل ہیں اور یہ ایک ثقافتی ولسانی خودداری کا مظہر ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی کا تین زبانوں کا فارمولہ، بظاہر تعلیمی اصلاح ہے مگر اس کے پس منظر میں ہندی کو غالب زبان بنانے کا جو شبہ ہے، وہ اسے وفاقی توازن کیلئے خطرہ بناتا ہے۔ سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ اگر کسی پالیسی سے شہری کے بنیادی حقوق متاثر نہ ہوں تو عدالت کو اس میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ یہ اصول اس وقت بھی برقرار رہا جب 2000 میں ''نرمدا بچاؤ آندولن'' کے تحت بڑے ڈیم کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا۔ عدالت نے تب بھی انتظامی پالیسی کے دائرۂ کار کو عدالت کے دائرۂ کار سے جدا قرار دیا تھا۔ یہی فکری استقلال ہمیں حالیہ فیصلے میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ عرضی گزار جو نئی دہلی میں مقیم ہے، اس بات پر زور دے رہا تھا کہ تمل ناڈو میں قومی تعلیمی پالیسی نافذ کی جائے جبکہ خود وہ ریاست کا نمائندہ بھی نہ تھا۔ عدالت نے نہایت نفاست سے اس تضاد کو نشان زد کرتے ہوئے کہا کہ یہ عرضداشت آئینی مداخلت کے قابل ہی نہیں۔ اس فیصلے کی معنویت محض قانونی تکنیک تک محدود نہیں بلکہ اس کے دور رس سیاسی اور آئینی اثرات ہیں۔ اس نے ایک بار پھر یہ واضح کر دیا کہ پالیسی سازی ماہرین اور منتخب حکومتوں کا شعبہ ہے اور عدالتیں اس وقت تک اس میں مداخلت نہیں کریں گی جب تک کہ وہ بنیادی حقوق کی پامالی کے دائرے میں نہ آ جائے۔

اگر مرکزی حکومت نے آغاز ہی سے قومی تعلیمی پالیسی کے نفاذ میں ریاستوں کی خودمختاری، ان کے لسانی و ثقافتی تشخص اور تعلیمی ترجیحات کو تسلیم کیا ہوتا تو نہ صرف اس پالیسی کو قبولیت ملتی بلکہ ریاستوں میں مرکز کے خلاف مزاحمت کی فضا بھی پیدا نہ ہوتی۔ اس وقت کیرالہ، مغربی بنگال اور تمل ناڈو جیسے صوبے کھل کر قومی تعلیمی پالیسی کی مخالفت کر رہے ہیں اور یہ محض لسانی تعصب یا سیاسی اختلاف نہیں بلکہ اپنے آئینی اختیارات کی حفاظت کی جدوجہد ہے۔

تعلیم کی مرکزیت، زبان کی یکسانیت اور پالیسیوں کی یک رخیت، درحقیقت اس تنوع کی نفی ہے جو ہندوستان کی شناخت ہے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جمہوریت کی اصل طاقت تنوع کے احترام اور اختیارات کی تقسیم میں مضمر ہے۔ جب عدالت اپنے اختیار کی حد پہچانتی ہے تب وہ صرف انصاف نہیں کرتی بلکہ جمہوریت کی جڑوں کو بھی مضبوط کرتی ہے۔

یہ بھی غور طلب ہے کہ قومی تعلیمی پالیسی کا نفاذ صرف تعلیمی ڈھانچے کو نہیں بدلتا بلکہ سماجی، ثقافتی اور لسانی شناختوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر ان شناختوں کو دبایا جائے گا تو نہ صرف آئینی توازن بگڑے گا بلکہ ملک کی وحدت پر بھی سوالیہ نشان لگے گا۔ وفاقی تانے بانے کو برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ مرکز اپنی طاقت کو توازن، مشاورت اور شراکت داری کے اصولوں کے تحت استعمال کرے۔

مرکزی حکومت کو اس عدالتی تدبر سے سبق لینا چاہیے کہ آئینی وفاقیت کوئی رکاوٹ نہیں بلکہ ایک اصول ہے جس کا احترام ہی جمہوری ہم آہنگی کی ضمانت ہے۔ عدالت نے یہ پیغام دیا ہے کہ طاقت کا مظاہرہ جبر سے نہیں بلکہ اعتدال سے ہوتا ہے۔ ایک مہذب اور بالغ جمہوریت وہی ہے جو اختلافات کے درمیان ہم آہنگی تلاش کرے اور یہی وہ روح ہے جسے یہ فیصلہ دوبارہ زندہ کرتا ہے۔

# ملک کی معیشت تباہ اور حکومت نزاعی مسائل کو ہوا دینے میں مصروف!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

ہندوستان میں نفرت انگیز تقاریر کے ذریعے عوام میں منافرت پھیلانے اور انہیں متنفر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہندوستانی اقلیتوں کو نشانہ بنانے والوں کے ریکارڈس جمع کرنے والے ادارے کی جانب سے تیار کردہ رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں سب سے زیادہ نفرت انگیز تقاریر کرنے والے شخص کا نام یوگی آدتیہ ناتھ ہے جو کہ ریاست اتر پردیش کے چیف منسٹر کے عہدے پر فائز ہیں، جبکہ نفرت انگیز تقاریر کرنے والوں کی فہرست میں دوسرے نمبر پر ہندوستانی وزیراعظم نریندر مودی کا نام دیا گیا ہے' انڈیا ہیٹ لیاب کی جانب سے 2024 کے دوران ہندوستان میں کی جانے والی نفرت انگیز تقاریر کے سلسلے میں جو رپورٹ شائع کی گئی ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ ملک میں سال 2024 کے دوران جملہ 1165 نفرت پر مبنی تقاریر کی گئیں، جس میں 1050 تقاریر ایسی رہی جو کہ خالص مسلمانوں کے خلاف کی گئیں، جبکہ 97 ایسی تقاریر کی نشاندہی کی گئی ہے، جس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو نشانہ بنایا گیا ہے، اس کے علاوہ 18 تقاریر ایسی ریکارڈ کی گئی ہے جو کہ خالص عیسائیوں کے خلاف کی گئی ہیں، جاریہ سال کے ابتدا میں جاری کی گئی اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ انتخابات کے سال 2024 کے دوران ملک میں نفرت انگیز تقاریر میں 73 فیصد سے زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔

حکومت ہند نے گزشتہ دس سال کے دوران عام ہندوستانی شہریوں کو مختلف مسائل میں الجھائے رکھتے ہوئے حقیقی مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اب ہندوستانی معیشت تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے لیکن وہ طبقہ جو تجارتی سرگرمیوں میں ماہر تصور کیا جاتا ہے، تجارتی مندی اور کاروبار کی سست رفتاری پر ردعمل کا اظہار کرنے کے بجائے حکومت کے پیدا کردہ دیگر مذہبی اور اختلافی مسئلے میں الجھ کر لاکھوں کروڑ کے نقصانات پر بھی خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔ 25-2024 کے دوران جو ہندوستانی سرمایہ کاروں کو نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے اور ہندوستانی معیشت میں جو گراوٹ آئی ہے، اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے کیونکہ حکومت نے ملک کو درپیش معاشی مسائل اور معیشت کے نقصانات پر بات کرنے کے بجائے فرقہ پرستی کو ہوا دیتے ہوئے، عوام کو الجھائے رکھا ہے، وزارت تجارت سے جاری اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے تو گزشتہ ماہ ہندوستانی تجارتی سرگرمیوں میں مسلسل چوتھے ماہ گراوٹ آئی ہے، ہندوستانی برآمدات ماہ فروری میں گھٹ کر 36.91 بلین ڈالر رہ گئی ہیں، جبکہ سال گزشتہ ماہ فروری میں جملہ برآمدات 41.41 بلین ڈالر کی تھیں، حکومت کی جانب سے برآمدات میں گراوٹ کے باوجود مالیاتی خسارے کا اعتراف کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ملک کی معیشت انتہائی خطرناک موڑ پر کھڑی ہے کیونکہ مالی سال 2024 25 میں شیئر مارکیٹ میں خسارہ اور سرمایہ کاروں کو لاکھوں کروڑ کے نقصانات اور بازار میں حصص کی قیمتوں میں گراوٹ سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ بیرونی سرمایہ جو ہندوستانی شیئر بازار میں تھا اس کی نکاسی تیزی سے جاری ہے، ملک میں معاشی عدم استحکام کے باوجود مرکزی حکومت کی جانب سے ان مسائل سے نمٹنے کے بجائے غیر اہم مسائل پر توجہ دی جا رہی ہے اور عوام کو منقسم کرنے کے منصوبے پر عمل ہو رہا ہے، ہندوستان میں وقف بل اور نگزیب اور دیگر فرقہ وارانہ مسائل سے زیادہ اہم مسئلہ ملک کی گرتی معاشی صورتحال کے دوران حکومت سے بیرونی مصنوعات بالخصوص الیکٹرانک وہیکل پر عائد ٹیکس پر مراعات کی فراہمی کا فیصلہ ہے، ہندوستان میں امریکی کمپنیوں بالخصوص ایلان مسک کے داخلے کے لئے سرخ قالین ہندوستانی معیشت کو مزید تباہ کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ لیکن مرکزی حکومت خاموشی کے ساتھ ملک کے خالی خزانوں کو بھرنے بیرونی کمپنیوں کو منمانی مراعات کی فراہمی میں مصروف ہے۔

دوسری طرف ہندوستان میں نفرت انگیز تقاریر کے ذریعے عوام میں منافرت پھیلانے اور انہیں متنفر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہندوستانی اقلیتوں کو نشانہ بنانے والوں کے ریکارڈس جمع کرنے والے ادارے کی جانب سے تیار کردہ رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں سب سے زیادہ نفرت انگیز تقاریر کرنے والے شخص کا نام یوگی آدتیہ ناتھ ہے جو کہ ریاست اتر پردیش کے چیف منسٹر کے عہدے پر فائز ہیں، جبکہ نفرت انگیز تقاریر کرنے والوں کی فہرست میں دوسرے نمبر پر ہندوستانی وزیراعظم نریندر مودی کا نام دیا گیا ہے • انڈیا ہیٹ لیاب کی جانب سے 2024 کے دوران ہندوستان میں کی جانے والی نفرت انگیز تقاریر کے سلسلے میں جو رپورٹ شائع کی گئی ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ ملک میں سال 2024 کے دوران جملہ 1165 نفرت پر مبنی تقاریر کی گئیں، جس میں 1050 تقاریر ایسی رہی جو کہ خالص مسلمانوں کے خلاف کی گئیں، جبکہ 97 ایسی تقاریر کی نشاندہی کی گئی ہے، جس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو نشانہ بنایا گیا ہے، اس کے علاوہ 18 تقاریر ایسی ریکارڈ کی گئی ہے جو کہ خالص عیسائیوں کے خلاف کی گئی ہیں، جاریہ سال کے ابتدا میں جاری کی گئی اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ انتخابات کے سال 2024 کے دوران ملک میں نفرت انگیز تقاریر میں 73 فیصد سے زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا اور ملک میں انتخابی ضابطہ اخلاق کے دوران بھی نفرت پر مبنی تقاریر کی جاتی رہی ہیں، انڈیا ہیٹ لیاب کی جانب سے جاری کردہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان بھر میں کی جانے والی 1165 نفرت انگیز تقاریر جو کہ اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے خلاف کی گئی ہیں ان میں سب سے زیادہ ریاست اتر پردیش میں 242 مہاراشٹر میں 210 اور مدھیہ پردیش میں 98 نفرت انگیز تقاریر کی گئی ہیں، مذکورہ تین ریاستوں میں جہاں بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کے حلیفوں کی حکومت ہے ان میں جملہ 47 فیصد نفرت انگیز تقاریر کی گئی ہیں، اسی طرح جو نفرت انگیز تقاریر کی گئی ہیں ان میں جملہ 340 تقاریر ایسی ہیں جو کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے پلیٹ فارم سے کی گئی ہیں، جبکہ دوسرے نمبر پر وشو ہندو پریشد بجرنگ دل کے پلیٹ فارم سے 279 نفرت انگیز تقاریر کی گئی ہیں، اور 8 تقاریر انتر راشٹریہ ہندو پریشد اور راشٹریہ بجرنگ دل کے پلیٹ فارم سے کی گئی ہیں، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جملہ 685 تقاریر یعنی 8.58 فیصد تقاریر آر ایس ایس اور اس کی محاذی ہندوتوا تنظیموں کے پلیٹ فارمس سے کی گئی ہیں جو کہ ملک میں اقلیتوں کے خلاف نفرت پھیلانے والی تقاریر ہیں، گزشتہ سال کے دوران کی جانے والی نفرت انگیز تقاریر میں وہ 10 افراد جنہوں نے زہر افشانی کی ہے، ان میں 6 کا تعلق بھارتیہ جنتا پارٹی سے ہے جو کہ سیاسی قائدین ہونے کے ساتھ ملک کے اعلیٰ ترین عہدوں پر بھی فائز ہیں، ان میں وزیراعظم نریندر مودی، چیف منسٹر اتر پردیش یوگی آدتیہ ناتھ، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، شامل ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے والوں میں یوگی آدتیہ ناتھ سرفہرست ہیں جنہوں نے 2024 کے دوران 66 نفرت انگیز تقاریر کا ریکارڈ قائم کیا ہے، جبکہ وزیراعظم نریندر مودی دوسرے نمبر پر ہیں جس کے حصے میں 67 نفرت انگیز تقاریر آئی ہیں، اسی طرح تیسرے نمبر پر حسب توقع مرکزی وزیر داخلہ ہیں، جنہوں نے 58 نفرت انگیز تقاریر اس مدت کے دوران کرتے ہوئے یہ مقام حاصل کیا ہے، اس کے بعد چوتھے نمبر پر چیف منسٹر آسام ہیمنت بسوا شرما ہے جنہوں نے سال 2024 کے دوران 36 مرتبہ مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے، جبکہ پانچویں نمبر پر سریش چاونکے نامی نام نہاد صحافی ہے اور اس نے بھی 36 مرتبہ زہر افشانی کی ہے، اس کے بعد حیدرآباد کے رکن اسمبلی گوشہ محل ٹی راجہ سنگھ کا نمبر آتا ہے۔ جس نے سال 2024 کے دوران 32 مرتبہ زہر افشانی کرتے ہوئے مسلمانوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ ملک میں 2024 میں عام انتخابات کے دوران جملہ 373 نفرت انگیز تقاریر ریکارڈ کی گئی ہیں جبکہ ملک بھر میں انتخابی ضابطہ اخلاق نافذ تھا، انڈیا ہیٹ لیاب کی جانب سے جاری کردہ اس رپورٹ میں ہندو مذہبی پیشواؤں کی جانب سے کی جانے والی نفرت انگیز تقاریر کا ریکارڈ پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ جملہ نفرت انگیز تقاریر میں 114 نفرت پر مبنی تقاریر ہندو مذہبی شخصیات کی جانب سے کی گئی ہیں، ہندوستان میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف جاری مظالم اور ان کے خلاف کی جانے والی زہر افشانی کے سلسلے میں خانگی اداروں کو مکمل تفصیلات حاصل ہونے لگی ہیں لیکن ملک کی وہ ایجنسیاں جو کہ نفرت پھیلانے کے عمل پر قابو پانے کی ذمہ دار ہیں، انہیں ایجنسیوں کی جانب سے کسی بھی طرح کی کوئی کارروائی نہ کئے جانے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ملک میں ہندوتوا طاقتوں کو اقلیتوں کو نشانہ بنانے اور ان کے خلاف زہر افشانی کی کھلی چھوٹ فراہم کی جا چکی ہے اور وہ نفرت پر مبنی تقاریر کے ذریعے شہریوں کے درمیان نفرت پھیلاتے ہوئے ملک میں نفرت پر مبنی سیاست کو فروغ دینے کی ان کوششوں کو کامیاب بنانے میں مصروف ہیں۔

آئیے اب ذرا جائزہ لیتے ہیں اپنے ملک بھارت کی معاشی صورت حال کا اور یہاں کی معیشت کی پوزیشن کیا ہے؟ ملک کس طرح کنگال ہو رہا ہے، اس کو سمجھنے کے لئے گزشتہ ماہ کی یہ رپورٹ ملاحظہ کیجئے۔ "ہندوستان دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت میں سے ایک ہے، غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ہندوستان کی آبادی تقریبا 1.4 ارب ہے اور اتنی بڑی آبادی میں سے تقریبا 100 کروڑ لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ان کے پاس اشیائے ضروریہ کے علاوہ کچھ بھی خریدنے کو پیسے نہیں ہیں، یعنی بھارت کو کنگال بنا دیا گیا، بلوم وینچرس کی سنسنی خیز ایک نئی رپورٹ میں اس تعلق سے کچھ اہم انکشافات ہوئے ہیں، اس رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے والے لوگوں کی تعداد 13 سے 14 کروڑ کے درمیان محدود ہے، یہ تعداد اتر پردیش کی آبادی سے بھی کم ہے، اس کے علاوہ 30 کروڑ ایسے لوگ ہیں جو دھیرے دھیرے خرچ کرنا سیکھ رہے ہیں۔ (جاری) لیکن ان کی جیبوں میں اتنے پیسے نہیں بچ رہے ہیں کہ وہ اضافی خرچ کر سکیں، ڈیجیٹل پیمنٹس نے ہندوستانی شہریوں کی خریداری کو آسان تو بنا دیا ہے لیکن لوگوں کے خرچ کرنے کی عادتوں میں اب بھی پس و پیش کی کیفیت بنی ہوئی ہے، ہندوستان میں امیروں کی تعداد میں اس تیز رفتاری کے ساتھ اضافہ نہیں ہو رہا ہے، جتنی تیزی سے امیروں کی دولت میں اضافہ ہو رہا ہے، یعنی جو پہلے سے امیر ہیں وہ مزید امیر ہوتے جا رہے ہیں، لیکن نئے امیروں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے، اس کا اثر براہ راست بازار پر پڑ رہا ہے، کمپنیاں اب سستی مصنوعات بنانے کے بجائے مہنگے اور پریمیم پروڈکٹس بنانے پر زور دے رہی ہیں، مثلاً لگژری اپارٹمنٹس کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے اور سستے و قابل استطاعت گھروں کی حصہ داری گزشتہ پانچ سالوں میں 40 فیصد سے کم ہو کر صرف 18 فیصد رہ گئی ہے، قیمتی اسمارٹ فون تو تیزی سے فروخت ہو رہے ہیں لیکن سستے ماڈل کے خریدار کم ہو گئے ہیں کولڈ پلے اور ایڈ شیران جیسے بین الاقوامی ستاروں کے مہنگے کنسرٹ ٹکٹ پلک جھپکتے ہی فروخت ہو جاتے ہیں، لیکن عام لوگوں کے لئے تفریح مہنگا ہوتا جا رہا ہے، بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق کووڈ 19 کے بعد ہندوستان کی معیشت کی بحالی k کی شکل کی رہی ہے یعنی امیروں کے لیے اچھے دن تو آ گئے لیکن غریبوں کی حالت اور خراب ہو گئی، اس کو اس طرح سمجھیئے کہ 1990 میں ہندوستان کے سرفہرست 10 فیصد لوگ 34 فیصد قومی آمدنی کے مالک تھے، آج وہی 10 فیصد لوگ 7.57 قومی آمدنی کے مالک ہو گئے ہیں، ملک کے سب سے غریب 50 فیصد لوگوں کی آمدنی 2.22 فیصد سے کم ہو کر محض 15 فیصد رہ گئی ہے یعنی امیروں کے لئے دنیا اور چمکدار ہو گئی ہے، جبکہ غریبوں کے لئے حالات پہلے سے زیادہ مشکل ہو گئے ہیں، ہندوستان کا متوسط طبقہ بھی مشکلات میں پھنستا جا رہا ہے، مہنگائی میں تو اضافہ ہو رہا ہے لیکن ان کی تنخواہوں میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے، گزشتہ 10 سالوں میں ٹیکس دینے والے متوسط طبقے کی آمدنی عملی طور پر جمود کا شکار رہی ہے، یعنی مہنگائی کے حساب سے دیکھیں تو ان کی تنخواہ نصف ہو گئی ہے، اگر آج کی بات کریں تو متوسط طبقے کی بچت گزشتہ 50 سال کی کم ترین سطح پر ہے لوگوں کی ضروریات میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے"

بھارت میں ہر روز مسلسل یہ دعوی کیا جا رہا ہے کہ 2047 تک بھارت ترقی یافتہ ملک بن جائے گا، وزیراعظم مودی کی قیادت میں بھارتی حکومت اور بی جے پی این ڈی اے کا یہ عزم ہے اور عوام کو بھی اسی کے لیے پکارا جا رہا ہے، وزیراعظم نے بھارت کو دنیا کے لئے کارخانہ قرار دیا ہے، حالانکہ یہ جزوی سچائی لگتی ہے کیونکہ بھارت مینوفیکچرنگ پیداوار اور صنعت وغیرہ میں مسلسل پیچھے جا رہا ہے، مقصد یہ طے کیا گیا تھا کہ اس شعبے کا جی ڈی پی میں حصہ تقریبا 25 فیصد ہونا چاہیے لیکن یہ حصہ 15 فیصد سے بھی کم ہو گیا ہے یہ وہ شعبہ ہے جس میں روزگار کے وسیع مواقع پیدا ہوتے ہیں، دراصل بھارت مینوفیکچرنگ ہب کی بجائے ٹریڈنگ ملک بنتا جا رہا ہے، یہاں عام آدمی کی اوسط آمدنی تقریبا 28 فیصد بڑھی ہے، جبکہ صنعت کاروں اور امیروں کی آمدنی میں 350 فیصد کا اضافہ ہوا ہے، یہ اقتصادی عدم مساوات بھارت کی اصل حقیقت ہے، اس لئے ترقی یافتہ معیشت کے بارے میں کوئی خوش فہمی نہیں ہونی چاہئے، اس وقت بھارت چار ٹریلین ڈالر کی معیشت بننے سے بہت پیچھے ہے تو پھر یہ پانچ ٹریلین ڈالر کی معیشت والا ملک کیسے بنے گا؟ ویسے 30 ٹریلین ڈالر کے جھوٹے دعوے بھی کئے جا رہے ہیں، جس ملک میں 81 کروڑ سے زیادہ لوگوں کو ہر ماہ مفت اناج فراہم کیا جا رہا ہو اور یہ اسکیم 2029 تک جاری رہے گی، وہ ملک 2047 تک ترقی یافتہ ممالک کے گروہ میں کیسے شامل ہو سکتا ہے؟ دراصل مفت خور سیاست ایک طبقے کو سست اور نکما بنا رہی ہے اور معیشت کو کھوکھلا کر رہی ہے، کیونکہ بھارت میں ہنر کی کمی ہے، پیداوار میں کمی ہے، آمدنی اور خرچ کے موازنہ میں عدم توازن ہے، تو یہاں کی معیشت کس طرح بڑھ سکتی ہے؟ 10 فیصد لوگوں کے ذریعے ملک کب تک چل سکتا ہے؟ یہ بھارت کی داخلی حقیقت ہے، چونکہ آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے یا آمدنی کے ذرائع خشک ہوتے جا رہے ہیں، اس لئے اسکا اثر اوسط بچت پر بھی پڑے گا، بھارت میں بچت کے معاملے میں تقریبا 44 فیصد کمی آئی ہے، جو بجٹ 20/2019 میں 11 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ تھی، اب 2025 میں وہ گھٹ کر 52.6 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی ہے، ملک میں بے روزگاری اور مہنگائی پر کوئی قابو نہیں پایا جا رہا ہے، تعلیم اور صحت میں کوئی اہم ترقی نہیں ہو رہی ہے، ہماری کرنسی مسلسل گرتی جا رہی ہے، آج بازار کی کشادگی کے وقت ڈالر کی قدر 36.87 روپے تھی، جو ملکی تاریخ میں سب سے کم ترین سطح پر ہے، 2014 میں بھاجپا کے اقتدار میں آنے سے بھارت آزادی کے بعد سے اب تک کے سب سے بدترین اور مشکل دور سے گزر رہا ہے، جون 2024 میں ملک پر 176 لاکھ کروڑ کا قرضہ تھا، اب یہ قرضہ مارچ 2025 تک بڑھ کر 181 لاکھ کروڑ ہو جائے گا، ایسی صورت میں یہ کہنا درست ہے کہ نریندر مودی ہر سطح (خارجی و داخلی) پر اقتصادی و سفارتی، جنگ ہار چکے ہیں، جون میں اقتصادی تباہی کا جو طوفان متوقع ہے، وہ منہ سے نوالہ ہی نہیں چھینے گا تن سے کپڑے بھی اتار لے گا۔۔

آخر بھارت کے لوگوں کو جھوٹ اور فریب کے ذریعے کب تک بہلایا جائے گا؟ بھارت میں کیا ہو رہا ہے؟ ملک میں بے روزگاری سر چڑھ کر بول رہی ہے، مہنگائی کا عفریت آسمان چھو رہا ہے، کرنسی زمیں بوس ہو رہی ہے، فینانس منسٹر نے گذشتہ دنوں پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ ہم مہنگائی کو کم کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں، سوال یہ ہے کہ ملک سے مہنگائی کم کرنے کے لئے کتنا وقت لگے گا؟ کم مہنگائی کم ہو گی؟ بے روزگاری جیسے اہم مسائل پر حکومت کب غور کرے گی؟ اس طرح کے حساس اور سلگتے مسائل پر غور کرنے اور اسکے حل کے لئے حکومت کو اور کتنا وقت چاہئے؟؟؟

(مضمون نگار، معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)

# فلسطین کی فریاد اور عرب حکمرانوں کی بے حسی

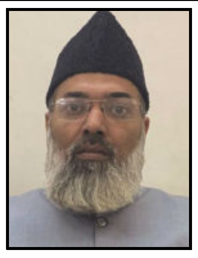

سید شاہ واصف حسن واعظی

غزہ، وہی غزہ جہاں ماؤں کی گودیں اجڑ چکی ہیں، بچے یتیم ہو چکے ہیں، بستیاں ملبے کا ڈھیر بن چکی ہیں اور اسپتال قبرستانوں کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ جہاں نہ دوا ہے، نہ غذا، نہ پانی، نہ تحفظ۔ لیکن اس کے باوجود دنیا خاموش ہے۔ عرب لیگ، او آئی سی، اسلامی تعاون تنظیم، سب فقط رسمی اجلاسوں اور مذمتی بیانات تک محدود ہو چکی ہیں۔ ان کے لبوں پر لفظ ہیں، دلوں میں غیرت نہیں۔ ان کے ہاتھوں میں قلم ہیں، لیکن ارادے شکستہ۔ انھیں اس بات کی فکر نہیں کہ ایک پوری قوم کو نسل کشی کا سامنا ہے، انھیں تو صرف اپنی بادشاہت، اپنی کرسی اور اپنے محلات کی سلامتی عزیز ہے۔ یہ کیسی شرمناک صورتحال ہے کہ جو امت کبھی "خیر امت" کہلاتی تھی، آج اس کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ جو مسجد اقصیٰ کسی زمانے میں مسلمانوں کا قبلہ اول تھی، آج اس کی سرزمین پر صیہونی پرچم لہرا رہا ہے اور عرب حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ حال ہی میں جب امریکی صدر نے خلیجی ممالک کا دورہ کیا تو ان کی آو بھگت ایسی کی گئی گویا وہ کسی پیغمبر کا استقبال ہو۔ ان کے قدموں میں خزانے نچھاور کیے گئے، ان کی خوشنودی کے لیے دربار سجے، تحفے پیش کیے گئے، اور ان سے امن کی بھیک مانگی گئی۔ یہی وہ لمحہ تھا جب امت مسلمہ کی بے بسی کا پردہ چاک ہو گیا۔ اور مغرب نے ایک بار پھر یہ باور کر لیا کہ مسلم دنیا میں قیادت نہیں، صرف غلامی ہے۔

دنیا کی تاریخ میں ایسی بہت سی قومیں گزری ہیں جن کی تباہی کا بنیادی سبب ان کی بے حسی، غفلت اور مفاد پرستی تھا۔ آج اگر ہم موجودہ اسلامی دنیا پر نگاہ ڈالیں تو وہی علامات ہمیں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ بالخصوص عرب حکمرانوں کا حال اس قدر پست ہو چکا ہے کہ ان کے دل میں نہ مظلوم فلسطینیوں کے لیے تڑپ ہے، نہ غزہ میں بہتے ہوئے بے گناہ خون کا کوئی اثر۔ ان کی محفلیں تو اب بھی روشنیوں سے منور ہیں، ان کی میزیں اب بھی مغربی سفیروں سے سجی ہوئی ہیں، اور ان کے ایوان اب بھی اغیار کی چاپلوسی میں مگن ہیں۔

غزہ، وہی غزہ جہاں ماؤں کی گودیں اجڑ چکی ہیں، بچے یتیم ہو چکے ہیں، بستیاں ملبے کا ڈھیر بن چکی ہیں اور اسپتال قبرستانوں کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ جہاں نہ دوا ہے، نہ غذا، نہ پانی، نہ تحفظ۔ لیکن اس کے باوجود دنیا خاموش ہے۔ عرب لیگ، او آئی سی، اسلامی تعاون تنظیم، سب فقط رسمی اجلاسوں اور مذمتی بیانات تک محدود ہو چکی ہیں۔ ان کے لبوں پر لفظ ہیں، دلوں میں غیرت نہیں۔ ان کے ہاتھوں میں قلم ہیں، لیکن ارادے شکستہ۔ انھیں اس بات کی فکر نہیں کہ ایک پوری قوم کو نسل کشی کا سامنا ہے، انھیں تو صرف اپنی بادشاہت، اپنی کرسی اور اپنے محلات کی سلامتی عزیز ہے۔ یہ کیسی شرمناک صورتحال ہے کہ جو امت کبھی ''خیر امت'' کہلاتی تھی، آج اس کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ جو مسجد اقصیٰ کسی زمانے میں مسلمانوں کا قبلہ اول تھی، آج اس کی سرزمین پر صیہونی پرچم لہرا رہا ہے اور عرب حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ حال ہی میں جب امریکی صدر نے خلیجی ممالک کا دورہ کیا تو ان کی آو بھگت ایسی کی گئی گویا وہ کسی پیغمبر کا استقبال ہو۔ ان کے قدموں میں خزانے نچھاور کیے گئے، ان کی خوشنودی کے لیے دربار سجے، تحفے پیش کیے گئے، اور ان سے امن کی بھیک مانگی گئی۔ یہی وہ لمحہ تھا جب امت مسلمہ کی بے بسی کا پردہ چاک ہو گیا۔ اور مغرب نے ایک بار پھر یہ باور کر لیا کہ مسلم دنیا میں قیادت نہیں، صرف غلامی ہے۔ کیا ہم اس قدر گر چکے ہیں کہ اپنے قاتل کو اپنا منجی (نجات دہندہ) سمجھنے لگیں؟ کیا ہم اس قدر غافل ہو گئے ہیں کہ جو اسرائیل روزانہ ہمارے بچوں کو قتل کر رہا ہے، اسی کے ہاتھ چومنے لگیں؟ دنیا کی آنکھوں کے سامنے اسرائیلی جنگی طیارے غزہ کی بستیوں پر بم گراتے ہیں، ٹینک چلتے ہیں، گھروں کو ملبہ بنایا جاتا ہے، اور ہم صرف یو این کی قراردادوں پر تکیہ کیے بیٹھے ہیں۔ کیا ان قراردادوں نے کبھی کسی قوم کو انصاف دیا ہے؟ اگر انصاف کی ضمانت اقوام متحدہ ہوتی تو آج افغانستان، عراق، شام، لیبیا، یمن اور اب غزہ اس حال میں نہ ہوتے۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ اور اسرائیل دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد ہیں۔ یہ وہ قوتیں ہیں جو اسلامی دنیا کے خلاف مسلسل جنگ میں مصروف ہیں، کبھی براہ راست، کبھی پروکسی کے ذریعے۔ اور ہمارے حکمران انہی کے قصیدے پڑھتے ہیں، انہی کے تحفظ میں جیتے ہیں۔ کوئی ہے جو پوچھے کہ اگر امریکی حمایت سے فلسطینیوں کی نسل کشی رک سکتی ہے تو کیوں گزشتہ ستر برسوں میں لاکھوں فلسطینی شہید ہوئے؟ کیوں اسرائیل آج بھی نئی آبادیاں قائم کر رہا ہے؟ کیوں مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی روز کا معمول بن چکی ہے؟ اور کیوں عالمی ضمیر اس پر خاموش ہے؟ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہم کب تک اس خاموشی کا شکار رہیں گے؟ ہم کب تک اپنی بے حسی پر پردہ ڈالیں گے؟ کب تک اپنے ہی بھائیوں کے قتل عام پر نظریں چرائیں گے؟ اس وقت ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اگر آج ہم نے غزہ کی فریاد پر لبیک نہ کہا، تو کل ہماری فریاد پر بھی کوئی کان دھرنے والا نہ ہوگا۔

ہمیں یہ مان لینا چاہیے کہ ہماری بقا، ہماری آزادی اور ہمارے دین کا تحفظ مغرب کی خیرات پر نہیں، بلکہ ہماری اپنی بیداری، اتحاد اور جدوجہد پر منحصر ہے۔ اگر آج بھی ہم اپنی صفوں میں قیادت، عزم اور قربانی کا جذبہ پیدا نہ کر سکے، تو کل ہم صرف تاریخ کے ماتم پر روتے رہ جائیں گے۔ ہم سب کو بحیثیت امت یہ غور کرنا ہوگا کہ ہمارے حکمران ہمیں ذلیل کر چکے، ہمیں اغیار کے سامنے بیچ چکے، ہماری غیرت کا سودا کر چکے۔ اب ہمیں اپنے کردار کو بدلنا ہوگا۔ ہمیں ان حکمرانوں کو مسترد کرنا ہوگا جو ہماری لاشوں پر تجارت کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی صفوں میں ایسے افراد کو آگے لانا ہوگا جو دین و ملت کے پاسبان ہوں، جو حق کے علمبردار ہوں، جن کے سینوں میں ایمان ہو، اور جن کے ہاتھوں میں جہاد کی تلوار ہو، خواہ وہ قلم کی ہو یا زبان کی۔

یہ جہاد صرف میدان جنگ میں لڑنے کا نام نہیں، بلکہ یہ تو ایک مکمل نظام حیات ہے جو انسان کو ظلم کے خلاف اٹھنے کا حوصلہ دیتا ہے، جو اسے حق کے لیے لڑنے کی ترغیب دیتا ہے، اور جو اسے بتاتا ہے کہ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔ آج جب غزہ کے بچے اپنے خون سے تاریخ لکھ رہے ہیں، تو ہم کس چیز کے منتظر ہیں؟ کیا ہمارے دل اتنے پتھر ہو چکے کہ ہمیں ان کی چیخیں سنائی نہیں دیتیں؟ یہ وقت ہے کہ ہم اپنے ایمان کی تجدید کریں، اپنے ضمیر کو جھنجھوڑیں، اور اپنی قیادت کو وہ راستہ دکھائیں جو رسولؐ نے ہمیں دکھایا تھا۔ ہمیں اپنی نسلوں کو غلامی کے اندھیرے میں نہیں، بلکہ غیرت، عزت اور حریت کے اجالے میں پروان چڑھانا ہوگا۔ آج کا پیغام یہی ہے: اگر ہم نے اب بھی آنکھیں نہ کھولیں، اگر ہم نے اب بھی قیادت کو نہ بدلا، اگر ہم نے اب بھی غزہ اور فلسطین کے مظلوموں کے لیے آواز نہ اٹھائی، تو کل ہمیں کوئی آواز نہ دے گا۔ کل ہماری داستان بھی تاریخ کے اوراق میں ایسے دفن ہو جائے گی جیسے عاد و ثمود کے قصے۔ امت مسلمہ کے ہر فرد کو، بشمول میرے اپنے، آج اس خواب غفلت سے بیدار ہونا ہوگا۔ ہم سب کو مل کر اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانی ہوگی، اپنے دلوں کو غیرت سے منور کرنا ہوگا، اور اپنے اعمال سے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ہم واقعی ایک زندہ امت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بصیرت، غیرت، اور ہمت عطا فرمائے، اور فلسطین و غزہ کے مظلوموں کو فتح و نصرت عطا کرے۔ آمین۔

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ وارثیہ
حسنیہ، لکھنؤ
9235555776

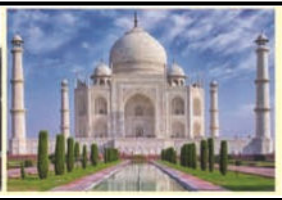

# عوام آئین مخالف طاقتوں کو اقتدار سے ہٹا دیں گے: رشدی میاں

## اتر پردیش ایک بار پھر ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کی قیادت میں اتر پردیش بنے گا

**ردولی، ایودھیا (ایجنسی)**

آنے والے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر، سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر/ایم ایل اے سید عباس علی زیدی عرف رشدی میاں علاقے کا دورہ کر رہے ہیں اور لوگوں سے پی ڈی اے کو مضبوط کرنے اور سماج وادی پارٹی کے نظریے میں شامل ہونے کی اپیل کر رہے ہیں۔ روزنامہ راشٹریہ سہارا اردو اخبار سے خصوصی بات چیت میں انہوں نے کہا کہ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو پی ڈی اے کے مشن کے لیے لڑ رہے ہیں، اسی لیے انہیں پی ڈی اے کا ہیرو کہا جاتا ہے اور 2027 میں ریاست میں پی ڈی اے اور ان کی قیادت کی حکومت بنے گی۔

سابق وزیر نے کہا کہ ایس پی سربراہ کی ہدایت پر پارٹی 2027 کے آئندہ انتخابات میں حکومت بنانے کے لیے کارکنوں کے ذریعے پہلے ہی گھر گھر پی ڈی اے کے نظریے کو پھیلا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا نظریہ بابا صاحب اور آئین کے خلاف ہے۔ بابا صاحب نے آئین بنا کر استحصالی اور تسلط پسندانہ سوچ کو روکا تھا اسی لیے انہیں پی ڈی اے کا ہیرو کہا جاتا ہے اور 2027 میں پی ڈی اے اور ان کی قیادت میں ریاست میں حکومت بنائے گی۔ سابق وزیر نے کہا کہ ایس پی سربراہ کی ہدایت پر پارٹی 2027 کے آئندہ انتخابات میں حکومت بنانے کے لیے کارکنوں کے ذریعے پہلے ہی گھر گھر پی ڈی اے کے نظریے کو پھیلا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا نظریہ بابا صاحب اور آئین کے خلاف ہے۔ بابا صاحب نے آئین بنا کر استحصالی اور تسلط پسندانہ سوچ کو روکا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ایس پی پی ڈی اے پنچایت کے ذریعے سماج کے استحصال زدہ، محروم اور مظلوم لوگوں کو متحد کر رہی ہے۔ پی ڈی اے برادری کے لوگوں نے سماجی اتحاد کے ذریعے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سابق وزیر نے کہا کہ عوام آئین دشمن قوتوں کو اقتدار سے ہٹا دیں گے اور ذات پات کی مردم شماری کے بعد ہی پی ڈی اے برادری کو ان کی تعداد کے تناسب سے اپنا منصفانہ حصہ مل سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب ریاست میں اکھلیش یادو کی قیادت میں ایس پی کی حکومت تھی تو اتر پردیش ایک بہترین ریاست بننے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ آج اتر پردیش کی حالت آپ کے سامنے ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت میں بے روزگاری، کرپشن اور جنگل راج ہے اس کا حساب عوام آنے والے الیکشن میں ضرور لیں گے۔

---

## نوڈل افسر مالا شریواستو نے ترقیاتی کاموں کی زمینی حقیقت کا جائزہ لینے کے مقصد سے کئی اہم مقامات کا دورہ کیا

# ہر گھر تک نل سے صاف اور معیاری پانی پہنچانے کی ہدایات

**لکھیم پور کھیری (نامہ نگار):** ضلع کی نوڈل افسر مالا شریواستو نے اپنے طے شدہ پروگرام کے تحت ضلع میں ترقیاتی کاموں کی زمینی حقیقت کا جائزہ لینے کے مقصد سے کئی اہم مقامات کا دورہ کیا۔ انہوں گئوشالہ کھمبھار کھیڑا، جل جیون مشن، پیرا مروڑا اور سیدا پور بھاؤ پروجیکٹس، میڈیکل کالج دیوکلی، چھوٹی کاشی گولا کوریڈور اور پلیا کی ڈریجنگ سائٹ کا معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے متعلقہ افسران کو وقت پر اور معیاری کام کو یقینی بنانے کی سخت ہدایات بھی دیں۔

نوڈل افسر مالا شریواستو نے سی ڈی او ابھشیک کمار، اے ڈی ایم نریندر بہادر سنگھ کے ساتھ نگر پالیکا پریشد لکھیم پور کے زیر انتظام گئوشالہ کھمبھار کھیڑا کا اچانک معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران انہوں نے گئوشالہ میں موجود گایوں کو ہرا چارہ اور گڑ کھلایا اور گایوں کی دیکھ بھال اور حفاظتی انتظامات کی گہرائی سے جانچ کی۔ موقع پر موجود افسران سے گئوشالہ کے انتظامات کی جانکاری حاصل کی اور متعلقہ رجسٹروں کا مشاہدہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ شراکت داری منصوبہ کے تین مستفیدین سے بات کر کے انہیں ملنے والی رقم کی جانکاری بھی لی۔ انہوں نے سی ڈی او سے اس اسکیم کی تصدیق کے عمل اور اس کی پیش رفت کی بھی معلومات کی۔ جل جیون مشن کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے مقصد سے نوڈل افسر مالا شریواستو نے ہفتہ کو کھمبھار کھیڑا، پیرا مروڑا اور سیدا پور بھاؤ گاؤں میں جل جیون مشن کے منصوبوں کا اچانک معائنہ کیا۔ کھمبھار کھیڑا میں زیر تعمیر منصوبے کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے بقیہ کنکشن جلد از جلد مکمل کر کے ہر گھر تک نل سے صاف پانی پہنچانے کی ہدایات دیں۔ وہیں پیرا مروڑا اور سیدا پور بھاؤ میں مکمل منصوبوں پر دیہی باشندوں سے بات چیت کر کے ملنے والے مثبت ردعمل پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے پانی کی فراہمی کی تسلسل اور معیار کو برقرار رکھنے کے ساتھ شفافیت سے کام کرنے کی ہدایت دیں۔ نوڈل افسر مالا شریواستو نے میڈیکل کالج کے مختلف تعمیری منصوبوں کا اچانک معائنہ کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے لکھیم پور میں زیر تعمیر اسپتال کیمپس کا بھی معائنہ کیا اور کام کی پیشرفت اور معیار سے متعلق معلومات حاصل کیں۔

معائنہ کے دوران نوڈل افسر نے کام کرنے والی ایجنسی سے تعمیراتی کام میں سست روی اور ونگ-ڈی کے تعمیراتی کام کا آغاز نہ ہونے کی وجوہات دریافت کیں۔ انہوں نے واضح ہدایات دیں کہ میڈیکل کالج جیسے عوامی مفاد کے منصوبے میں کسی بھی قسم کی تاخیر قابل قبول نہیں ہے۔ تعمیراتی کاموں کو مقررہ وقت میں معیاری طریقے سے مکمل کرنا یقینی بنایا جائے۔ اس کے بعد انہوں نے دیوکلی میں واقع اکیڈمک بلاک کا بھی معائنہ کیا اور موقع پر موجود افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ میڈیکل کالج کی تعمیر عوامی صحت اور تعلیم کے شعبے میں ایک اہم پہل ہے اس لیے اس کے معیار اور وقت کی پابندی سے کوئی سمجھوتہ نہ ہو۔ نوڈل افسر مالا شریواستو نے محکمہ تعمیرات عامہ کے ذریعہ تعمیر کردہ لکھیم پور-دیوکلی-علی گنج سڑک کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران سڑک کی رائڈنگ کوالٹی اور تعمیراتی کام کا معیار بہتر پایا گیا۔ اس پر انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا۔ نوڈل افسر نے بتایا کہ سڑک کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے اور مقررہ معیارات کے مطابق انجام دیا گیا ہے۔ انہوں نے محکمہ کے افسران کو ہدایت دی کہ مستقبل میں بھی اسی معیار اور شفافیت کے ساتھ کام کو یقینی بنایا جائے۔ نوڈل افسر مالا شریواستو نے گولا میں واقع چھوٹی کاشی کوریڈور کا زمینی معائنہ کر کے تعمیراتی کاموں کی پیشرفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کام کرنے والی ایجنسی یو پی پی سی ایل کے انجینئر وویک باجپئی کو ہدایت دی کہ تعمیراتی کام مقررہ وقت میں مکمل ہو اور اس کے معیار میں کوئی کمی نہ رہے۔ معائنہ کے دوران انہوں نے تمام سرگرمیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے کر کام میں تیزی لانے پر زور دیا۔ نوڈل افسر مالا شریواستو نے ڈی ایم درگا شکتی ناگپال کے ساتھ پلیا پہنچ کر شاردا ندی کے ڈریجنگ کے کاموں کا اچانک معائنہ کیا۔ انہوں نے ڈریجنگ کے کاموں کی موجودہ صورتحال کا گہرائی سے مشاہدہ کیا۔ نوڈل افسر نے کانکنی کے افسر آشیش کمار سنگھ کو ہدایت دی کہ ڈریجنگ سے نکلنے والی ریت کا نمٹارہ پوری طرح قانون کے مطابق کیا جائے۔

انہوں نے ندی میں پانی کے بہاؤ اور پشتہ کے ساختیاتی اصلاحات کے لیے کیے جا رہے کاموں کی پیشرفت کی معلومات حاصل کیں اور متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ نوڈل افسر نے کاموں کے معیار اور وقت کی پابندی کو یقینی بنانے پر خصوصی زور دیا تاکہ علاقے میں سیلاب پر قابو پانے کا عمل مؤثر طریقے سے ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ شاردا ندی کے ڈریجنگ کے کام سیلاب کنٹرول کے لحاظ سے انتہائی اہم ہیں۔ ان کاموں کے صحیح وقت پر مکمل ہونے سے نہ صرف ندی کے پانی کا بہاؤ بہتر ہوگا بلکہ علاقے کے کسانوں اور مقامی عوام کو بھی راحت ملے گی۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ کام کی جگہ پر معیار اور حفاظتی معیارات کی پوری طرح سے پابندی کی جائے۔ اس سمت کسی بھی قسم کی لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔

---

# ٹریفک آلات کے استعمال اور دیکھ بھال کیلئے ایک روزہ تربیتی پروگرام

**شاہجہاں پور (نامہ نگار)** ٹریفک کے نظام کو مضبوط رکھنے اور ٹریفک آلات کے استعمال اور دیکھ بھال کے لیے ریزرو پولیس لائن میں ایک روزہ تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور دو پہیوں والی انٹرسیپٹر گاڑیوں کو روانہ کیا گیا۔

آج اتوار کو ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل آف پولیس، ٹریفک ڈائریکٹوریٹ، اتر پردیش کے حکم اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی ہدایت پر ریزرو پولیس لائن کے آڈیٹوریم میں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی کی صدارت میں ایک روزہ تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا تاکہ ٹریفک نظام کو مضبوط رکھنے اور ٹریفک کے نظام کو مضبوط رکھنے کے لیے ضروری آلات کے استعمال کے بارے میں آگاہی فراہم کی جا سکے۔ جس میں تھانوں کے تمام ٹریفک سب انسپکٹرز اور سب انسپکٹرز کو ٹریفک آلات جیسے بریتھ اینالائزر، باڈی ورنر کیمرہ، ڈیسیبل میٹر وغیرہ چلانے کی ٹریننگ دی گئی اور اوور اسپیڈنگ گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے ٹریفک ڈائریکٹوریٹ سے موصول ہونے والی 3 ٹو وہیلر انٹرسپٹر گاڑیاں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی کی جانب سے روانہ کی گئیں۔ ایریا آفیسر ٹریفک نے بتایا کہ بڑھتے ہوئے سڑک حادثات کو کم کرنے کے لیے پولیس اعلیٰ حکام کے حکم کے مطابق گاڑیوں کی چیکنگ کرے گی۔ زیادہ تر حادثات میں ڈرائیور شراب کے نشے میں ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کی مناسب جانچ کر کے کارروائی کی جائے گی۔

---

## مسائل شرعیہ اکیڈمی کانپور ”عید الاضحی، حج و عمرہ ہیلپ لائن“

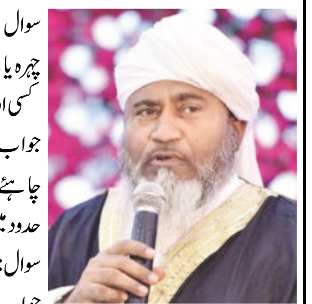

سوال: اگر کسی نے بائیں طرف سے بیت اللہ کا طواف کیا، یا پھر چہرہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف کر کے طواف کیا، یا حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کیا، تو کیا طواف ہو جائے گا؟

جواب: ان صورتوں میں جب تک مکہ میں ہے طواف کا اعادہ کرنا چاہئے، اور اگر گھر واپس آ گیا اور طواف کا اعادہ نہیں کیا تو حرم کی حدود میں دم دینا واجب ہوگا۔

سوال: کیا احرام کا کپڑا سیاہ یا کسی دوسرے رنگ کا ہو سکتا ہے؟

جواب: احرام کا کپڑا اگر سیاہ ہے یا دوسرے کسی رنگ کا ہے تو بھی جائز ہے، البتہ سفید رنگ کا ہونا افضل ہے۔

سوال: اگر کوئی انسان احرام باندھنے کے بعد کسی مجبوری کے تحت حج یا عمرہ نہ کر سکے تو اس صورت میں احرام اتارنے کیلئے کیا کرنا ہوگا؟

جواب: اگر احرام باندھ چکا تھا، یعنی احرام کا کپڑا پہن کر حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ چکا تھا اس کے بعد کسی وجہ سے نہیں جا سکا تو احرام نہیں اتار سکتا، یہاں تک کہ حرم کی حدود میں اس کی طرف سے ایک بکری یا دنبہ ذبح نہ کیا جائے، جب حرم کی حدود میں جانور ذبح کیا جائے گا اس کے بعد احرام کھولنا جائز ہوگا، اور آئندہ اس حج کی قضاء کرنا بھی لازم ہوگا۔ موجودہ دور میں فون اور موبائل کے ذریعہ اس کام کو آسانی سے انجام دینا ممکن ہے۔

---

# مشہور نعت خواں ضیا یزدانی کی والدہ کے سالانہ فاتحہ کے موقع پر نعتیہ مشاعرہ

**مشاہد نگر، گونڈہ (شرف الدین خان حشمتی):** ہفتہ کی شب ایدھا گاؤں میں مشہور نعت خواں شاعر اسلام ضیاء یزدانی کی والدہ کے مرحومہ کے سالانہ فاتحہ کے موقع پر رنگ رضا نعتیہ مشاعرہ اور جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا، جس میں ملک کے کے نامور خطباء اور شعراء نے شرکت کی ۔ جشن عید میلاد النبی کو خطاب کرتے ہوئے مہمان مقرر کے طور پر بہرائچ بانی دار الکفر کے بانی مفتی محمد صدیق حسن نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رب تعالی نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ اے میرے محبوب آپ لوگوں سے کہہ دو کہ اگر وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں تو آپ کی اتباع کریں۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم آقائے دوجہاں کے تابع ہو جائیں اور آپ نے ہمیں جو کچھ بھی عطا کیا ہے اس پر سو فیصد گامزن ہو جائیں۔ علامہ الحاج مفتی محمد قمر الدین قادری نے کہا کہ سرور کونین کے چار یار کی ترتیب یاد رکھنا ضروری ہے جو بھی مسلمان حضرت ابوبکر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم میں سے سبھی صحابہ کی عظمتوں کا اعتراف کرے گا اور عقیدتوں کا اظہار کرے گا وہی کامیاب ہوگا۔ مفتی محمد کمال اختر قادری نے کہا کہ ہمارے حسن سلوک کا سب سے زیادہ اگر کوئی مستحق ہے تو وہ ہماری مائیں ہیں کیونکہ ہمارے نبی نے ماں کی عظمت کو سب پر مقدم قرار دیا ہے۔ علامہ ذوالفقار علی برکاتی نے ماں کی عظمت بیان کرتے ہوئے مولانا مصباح نوری، قاری ضیاء یزدانی، فیصل ربانی و دیگر بھائیوں کی خوش اخلاقی اور انکی دینی خدمات کو ان کی والدہ مرحومہ کی پاکیزہ ہرورش کا عمدہ نتیجہ قرار دیا اور کہا کہ یہ سب اپنی والدہ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ ان کے علاوہ علامہ مفتی محمد مسیح الدین حشمتی و دیگر علمائے کرام کے بھی خطاب ہوئے۔ اس کے بعد مولانا عبد الوحید حشمتی اور علامہ سید شہزاد احمد مشاہدی کی سرپرستی میں رنگ رضا کے عنوان سے نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا جس میں احمد جاوید رضا صدیقی گونڈوی، آفاق رضا مشاہدی، ریاض الحق بلرامپور، فیروز راحت، معین اختر اترولوی، عظمت بھاگلپوری، محمد علی فیضی، غلام نور مجسم، سیف رضا، احمد الفتاح، عبد الرحمان، شاد ظفر، شہنواز گونڈوی، رحیم رضا، سہیل جعفر آبادی، مولانا محمد حسین حشمتی، احمد رضا، محمد حسین، غلام احمد رضا، قاری صفی اللہ نوری، مولانا معین اختر رضوی، اور حمید اللہ، سمیت شعراء و نعت خواں نے شرکت کی۔ اخیر میں قاری محمد معظم مسعودی نے سبھی علمائے کرام اور شعرائے اسلام کا شکریہ ادا کیا۔ صلاۃ و سلام و فاتحہ خوانی کی محفل کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ خصوصی تعاون مولانا مصباح نوری قادری کا رہا، مولانا قیام رضا حشمتی ممبئی، مولانا شمشاد بیگ، مولانا بلال رضا بیگ، مولانا کاظم رضا، محمد احمد عرف پپو، قاری انیس احمد جامعی، قاری عبد الروف حشمتی، قاری عبد الرحیم، واصف رحمانی، سالار سبحانی، مولانا رمضان علی، سمیت کثیر تعداد میں سامعین موجود تھے۔

---

## NATIONAL / INTERNATIONAL

# محصورین غزہ کو روزانہ 600 ٹرک امداد کی ضرورت ہے: انروا

**غزہ (ایجنسی):** اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزینوں کی نگران ریلیف ایجنسی "انروا" نے خبردار کیا ہے کہ تباہ حال علاقے کو روزانہ 500 سے 600 ٹرکوں پر مشتمل امداد کی اشد ضرورت ہے۔ اتوار کو جاری بیان میں ایجنسی نے کہا کہ امداد کا مسلسل اور با مقصد بہاؤ ہی واحد راستہ ہے جو موجودہ انسانی المیے کو مزید گہرا ہونے سے روک سکتا ہے۔ "انروا" نے فیس بک پر اپنے پیغام میں واضح کیا کہ "کم از کم 500 سے 600 ٹرک یومیہ اقوام متحدہ، بشمول انروا، کے ذریعے پہنچنے چاہئیں، کیونکہ غزہ کے عوام مزید انتظار نہیں کر سکتے"۔ دوسری جانب حماس کے تحت چلنے والے میڈیا ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ اب تک صرف 100 امدادی ٹرک داخل ہو سکے ہیں، جو کل ضرورت کا محض ایک فیصد بنتے ہیں۔ ادارے کے مطابق خوراک اور ادویات کی شدید کمی کے باعث اب تک 57 سے زائد افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

غزہ کے مختلف علاقوں بالخصوص شمالی حصے میں خوراک کی شدید قلت کا بحران برقرار ہے۔ اسرائیلی پابندیوں کے سبب امدادی ٹرکوں کی رسائی مسلسل متاثر ہے، جب کہ مقامی بیکریاں بھی شدید متاثر ہو رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کے خوراک پروگرام کے مطابق صرف 25 میں سے چار بیکریاں کام کر رہی ہیں، جو شہریوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔ بازاروں سے اشیائے خورونوش کا تقریباً مکمل خاتمہ اور قیمتوں میں ہوش رُبا اضافہ صورتحال کو مزید سنگین بنا رہا ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ غذائی قلت اور بھوک کے باعث 70 ہزار سے زائد بچے زندگی کے خطرے سے دوچار ہیں۔ غزہ کی انتظامیہ پہلے ہی اعلان کر چکی ہے کہ علاقے میں انسانی بحران "تباہ کن" حد تک پہنچ چکا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ 2 مارچ کے بعد سے کوئی امدادی سامان نہیں پہنچا۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ 80 دنوں میں 320 سے زائد فلسطینی غذائی قلت اور ادویات کی عدم دستیابی کے باعث جاں بحق ہو چکے ہیں۔ عالمی ادارے "آئی پی سی" کی جانب سے جاری رپورٹ کے مطابق تقریباً 19 لاکھ 50 ہزار فلسطینی خوراک کی شدید عدم دستیابی کا شکار ہیں، جب کہ 1 لاکھ 33 ہزار سے زیادہ افراد فاقہ کشی کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔

---

## اسرائیلی حملوں میں چھ افراد ہلاک

**غزہ (ایجنسی):** غزہ کے امدادی کارکنان نے بتایا کہ اتوار کو فلسطینی سرزمین کے شمال اور مرکز میں صبح سے پہلے اسرائیلی فضائی حملوں میں چھ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ شہری دفاع کے ترجمان محمود بسال نے بتایا کہ شمال میں جبالیا میں ایک گھر پر حملے میں پانچ افراد ہلاک ہوئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وسطی غزہ میں نصیرات کے مغرب میں بے گھر لوگوں کو پناہ دینے والے خیموں پر ڈرون حملے میں ایک اور شخص ہلاک ہو گیا۔ اسرائیلی فوج نے حالیہ دنوں میں غزہ میں اپنی کارروائیاں تیز کی ہیں جنہیں اس نے حماس کے خاتمے کی ایک نئی کوشش قرار دیا ہے۔ ہفتے کی سہ پہر فوج نے کہا کہ اس نے گزشتہ روز پورے غزہ میں 100 سے زیادہ اہداف پر حملے کیے۔ غزہ کی وزارت صحت نے ہفتے کے روز کہا کہ جنگ میں مجموعی طور پر 53,901 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن میں زیادہ تر عام شہری ہیں۔

---

# سعودی عرب کا اسرائیلی غاصبانہ قبضے کے خاتمے اور آزاد فلسطینی ریاست کے قیام پر زور

**ریاض (ایجنسی):** سعودی عرب نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں دیرپا امن اور استحکام صرف اسی صورت ممکن ہے جب اسرائیلی قبضے کا خاتمہ کیا جائے اور ایک آزاد، خودمختار اور قابلِ عمل فلسطینی ریاست قائم کی جائے۔ یہ مؤقف سعودی عرب نے فلسطینی تنازعے کے پرامن حل کے لیے بین الاقوامی اعلیٰ سطحی کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس میں پیش کیا، جو سعودی عرب اور فرانس کی مشترکہ قیادت میں منعقد ہوا۔ سعودی وفد کی قیادت وزارتِ خارجہ کی مشیر ڈاکٹر منال رضوان نے کی۔ انہوں نے اجلاس سے خطاب میں فلسطینی قیادت کی جانب سے کی گئی اصلاحات کو سراہا اور بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ فلسطینی حکومت کی بھرپور حمایت کرے۔ ڈاکٹر منال رضوان نے اپنے خطاب میں کہا کہ سعودی عرب اور فرانس کی شراکت سے ہونے والی یہ کانفرنس ایک تاریخی موڑ ثابت ہو سکتی ہے، جو ایک منصفانہ اور پائیدار امن کی بنیاد بنے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی قبضے کا خاتمہ اور ایک آزاد فلسطینی ریاست کا قیام ہی وہ واحد راستہ ہے جو خطے میں مکمل سلامتی اور استحکام کو یقینی بنا سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جنگ کے خاتمے، یرغمالیوں کی رہائی اور ہمہ گیر تحفظ صرف اس وقت ممکن ہے جب ایک مؤثر اور قابلِ اعتماد سیاسی منصوبہ وضع کیا جائے جو مسئلے کی جڑوں کو حل کرے۔ ڈاکٹر منال رضوان نے عرب امن منصوبے سے سعودی عرب کی وابستگی اور اس کے فعال کردار کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ مملکت نے یورپی یونین اور ناروے کے ساتھ مل کر "دو ریاستی حل کے نفاذ کے لیے عالمی اتحاد" کے قیام میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اجلاس کے دوران ان 19 ممالک اور تنظیموں نے اپنی شرکت کا اعلان کیا جو کانفرنس سے منسلک آٹھ ورکنگ گروپس کی مشترکہ قیادت کر رہے ہیں۔ ان گروپس کی متوقع سفارشات اور تیاریوں پر تفصیلی بریفنگز بھی دی گئیں۔ اجلاس میں اقوام متحدہ کی سیاسی و امن سازی امور کی نائب سیکرٹری جنرل روزماری ڈی کارلو نے بھی شرکت کی۔ رکن ممالک نے سعودی عرب اور فرانس کی کوششوں کو سراہا اور اس عمل میں اپنے فعال کردار اور عملی تجاویز پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ یہ بین الاقوامی کانفرنس 17 سے 20 جون 2025ء کو منعقد کی جائے گی۔

---

## یہ کیسا جشن ہے ماتم کی ہے صدا جس میں :: تمام شہر میں چیخوں کا شور برپا ہے

# بزمِ رہبر دریاباد کے زیر اہتمام غیر طرحی نشست کا انعقاد

دریاباد، بارہ بنکی (محمد مدثر): بزمِ رہبر دریاباد کے زیر اہتمام الحبیب اسلامیہ اسکول میں ایک غیر طرحی نشست کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت عمران علی آبادی نے کی اور نظامت کے فرائض جنید علی آبادی نے انجام دیے جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت ارشد سعد ردولوی اور مہمان اعزازی کے طور پر محمد شفیع نے شرکت کی۔ نشست کا آغاز شکیل دریابادی کی نعت پاک سے ہوا۔ نشست میں پسند کیے گئے اشعار نذر قارئین ہیں۔

میں گھول دیتا ہوں اتنی مٹھاس لہجے میں
سمجھنے لگتے ہیں دشمن بھی ہم خیال مجھے
عمران علی آبادی

آتشِ غم سے گزرے تو
جان پہ لیکن بن آئی
عقیل ضیاء

یہ کیسا جشن ہے ماتم کی ہے صدا جسمیں
تمام شہر میں چیخوں کا شور برپا ہے
ارشد سعد ردولوی

نہ جانے کون سی منزل ہے میری قسمت میں
نہ جانے کون سی منزل ابھی بھی راہ میں ہے
روہت سونی تابش

اگر وہ ساتھ نبھائے مری خوشی کے لیے
چلو میں ہاتھ بڑھاتا ہوں دوستی کے لیے
شبیر دریابادی

میرا نہ آپ کا یہ سبھی کا خیال ہے

اس دور میں تو سانس بھی لینا محال ہے
عظیم علی آبادی

منھ مرا سمتِ کعبہ ہے لیکن
دل ہے صحنِ حرم میں یادوں کی
اسد عثمانی ردولوی

میں اس رہ گزر کا مسافر ہوں تنہا
جہاں کوئی بھی آتا جاتا نہیں ہے

شکیل دریابادی

سکوں چاہتے ہو اگر تم جہاں میں
اکٹھا بہت مال و دولت نہ کرنا
جنید علی آبادی

خوب تر ہے نظامِ گلستاں وہی
جس چمن کا میاں باغباں خوب ہے
ماسٹر ظفر دریابادی

حسن جمال چاند سا مکھڑا لئے ہوئے
خود پھول آیا پھول کا تحفہ لیے ہوئے
منصور سلمانی

اس کے علاوہ غلام محمد ملک، شارق شاکری، عرفان فاروقی، ڈاکٹر ایاز، نورعین چمن ولی، وفا علی آبادی نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔ اس موقع پر ماسٹر منہاج عالم، محمد اسرار، حمید احمد، اسرار راعین، محمد عرفان، ماسٹر مقصود، فیض محمد، حافظ معراج وغیرہ موجود تھے۔ نشست کے اختتام پر آئندہ ماہ کے لیے مصرع طرح "کسی کی دال ہندوستان میں گلنے نہیں دینگے" کا اعلان کیا گیا۔

---

# گاڑی اور ڈمپر کی ٹکر میں ایک ایس آئی زخمی

**ایودھیا (نامہ نگار):** گشت پر مامور پولیس کی گاڑی کو ایک ڈمپر نے ٹکر ماردی، جس میں ایک ایس آئی زخمی ہو گئے۔ عنایت نگر تھانہ علاقہ میں کل رات ایک بڑا اسٹرک حادثہ پیش آیا۔ دیر رات تقریباً 50:02 بجے عنایت نگر پولس کی گشتی گاڑی جو حادثے کا شکار ہونے والے ڈمپر کی اطلاع ملنے کے بعد موقع پر پہنچی تھی اس کو دوسرے ڈمپر نے زوردار ٹکر مار دیا۔ تصادم اتنا شدید تھا کہ پولیس کی گاڑی ہائی وے کی ریلنگ توڑ کر وہاں کھڑے پہلے سے ٹکرانے والے ڈمپر سے سیدھی ٹکرا گئی۔ اس حادثہ میں پولس محکمہ کے انسپکٹر اتکرش زخمی ہو گئے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ ان کے چہرے پر شدید چوٹیں آئی ہیں، حالانکہ ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ زخمی ایس آئی میڈیکل کالج درشن نگر میں زیر علاج ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی محکمہ پولیس نے اتکرش کے اہل خانہ کو ایودھیا بلایا ہے۔ حادثے کے بعد پولیس نے موقع سے ڈمپر ڈرائیور کو حراست میں لے لیا اور گاڑی بھی قبضے میں لے لی۔

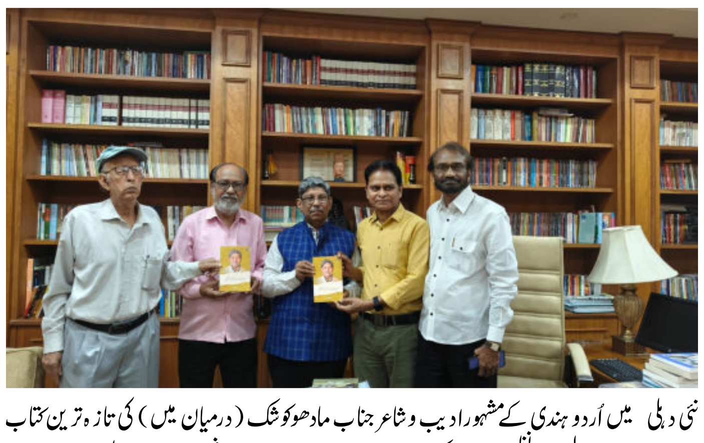

نئی دہلی میں اُردو ہندی کے مشہور ادیب و شاعر جناب مادھو کوشک (درمیان میں) کی تازہ ترین کتاب ”میری پسندیدہ غزلیں اور نظمیں“ کا اجرا کرتے ہوئے معروف ادیب و صحافی چندر بھان خیال، ڈاکٹر اسد رضا اور پروفیسر ابوبکر ابعاد وغیرہ۔

”لوہیانامہ“ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔

قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعووں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوهیا نامه، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد

PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,

Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

# مدارس کیخلاف یوپی حکومت کی کارروائی پر مسلم مجلس کا سخت رد عمل

## قانونی چارہ جوئی کا اعلان

**لکھنؤ، (پریس ریلیز):** اتر پردیش میں مدارس اسلامیہ کے خلاف حالیہ کارروائیوں نے ایک بار پھر ریاستی حکومت کی اقلیتی اداروں کے تئیں جارحانہ روش کو بے نقاب کر دیا ہے۔ مسلم مجلس اتر پردیش نے دفتر مسلم مجلس تکیہ پیر جلیل قیصر باغ لکھنؤ میں پارٹی کے ریاستی صدر محمد ندیم صدیقی ایڈووکیٹ کی صدارت میں منعقد ہنگامی اجلاس میں ان کارروائیوں کو نہ صرف آئین مخالف قرار دیا بلکہ اس کے خلاف عدالت عالیہ کا دروازہ کھٹکھٹانے کا فیصلہ بھی سنایا۔

اجلاس کی صدارت ایڈووکیٹ ندیم صدیقی نے کی، جنہوں نے کہا کہ مدارس اسلامیہ محض تعلیمی ادارے نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ انہوں نے موجودہ حالات کو سنگین قرار دیتے ہوئے کہا: ''قومیں ہمیشہ حوصلے سے زندہ رہی ہیں۔ مایوسی قوموں کی بربادی کی دلیل ہوتی ہے۔ ہمیں مشکل حالات میں بھی ڈٹ کر کھڑے رہنا ہے۔''، مسلم مجلس کے جنرل سکریٹری عرفان قادری نے حکومت کی کارروائیوں کو نہایت افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ نیپال سرحد سے متصل اضلاع میں مدارس پر انہدامی کارروائی آئین کی روح کے منافی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ معاملہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے اور مجلس وہاں اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری کے لیے مضبوط قانونی پیروی کر رہی ہے۔

عرفان قادری نے یوگی حکومت کی حالیہ اقدامات پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا: ''یہ کارروائیاں بل پاس ہوئے بغیر کی جا رہی ہیں، جو جمہوری اور قانونی اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔'' انہوں نے حکومت کے طرز عمل کو اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے طرز حکومت سے تشبیہ دی اور کہا کہ یوگی حکومت فرقہ پرستی کے راستے پر خطرناک حد تک آگے بڑھ چکی ہے۔

انہوں نے مدارس کے ذمہ داران سے اپیل کی کہ وہ اپنے اداروں کے اندرونی نظام کو فوری طور پر بہتر اور شفاف بنائیں، بالخصوص زمین اور رجسٹریشن کے معاملات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کریں تاکہ حکومت کو بے جا کارروائیوں کا کوئی بہانہ نہ ملے۔ قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش میں حالیہ دنوں میں مدارس اسلامیہ کے خلاف بلا تخصیص انہدامی کارروائیاں کی گئی ہیں، جس سے مسلم اقلیت میں سخت تشویش پائی جاتی ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ یوگی حکومت تعلیمی اداروں کی آڑ میں ایک مخصوص طبقے کو نشانہ بنا رہی ہے، جو نہ صرف دستور کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کے لیے بھی نقصان دہ ہے۔

آل انڈیا مسلم مجلس کی میٹنگ نے حکومت کے حالیہ اقدامات کو مسلم مخالف ایجنڈے کا حصہ قرار دیتے ہوئے اسے فوری بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ مدارس اسلامیہ محض دینی تعلیم کے مراکز نہیں بلکہ ملک کی سماجی و تعلیمی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ریاست میں جاری اس یکطرفہ کارروائی نے ایک بار پھر یہ سوال کھڑا کر دیا ہے کہ آیا واقعی اقلیتی تعلیمی ادارے حکومت کی آنکھوں میں کھٹک رہے ہیں یا پھر یہ صرف سیاسی مفادات کے لیے اٹھایا گیا قدم ہے؟

# آگرہ کے ایک اسپتال میں فرش پر مہاتما بدھ اور باباصاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی پینٹ شدہ ٹائلیں لگانا ایک توہین آمیز فعل ہے: اکھلیش یادو

**لکھنؤ (ایجنسی):** سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ آگرہ کے ایک اسپتال میں فرش پر مہاتما بدھ اور بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی پینٹ شدہ ٹائلیں لگانا ایک توہین آمیز فعل ہے جس کی کافی مذمت نہیں کی جا سکتی۔ کبھی بابا صاحب کے بنائے ہوئے آئین کو بدلنے کی سازش، کبھی مدھیہ پردیش میں عدالت کے احاطے میں ان کے مجسمے کی تنصیب کی مخالفت اور کبھی فرش کے ٹائلوں پر ان کی تصویر کشی، یہ ایک سوچی سمجھی حرکت ہے، جس کے پیچھے بالادستوں کا کون سا گروہ کام کر رہا ہے۔ اس سے پہلے اسی حکومت میں شرپسندوں نے لکھنؤ، لکھیم پور کھیری میں بابا صاحب کے مجسمے کی تنصیب میں رکاوٹیں کھڑی کیں اور پی ڈی اے کو نیچا دکھانے کی کوشش کی۔ بی جے پی حکومت اور انتظامیہ غنڈوں کے ساتھ کھڑی ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ جیسے جیسے پی ڈی اے کا شعور بڑھ رہا ہے، پی ڈی اے کے متاثر کن نشانوں اور عظیم مردوں کے ساتھ ساتھ پی ڈی اے سماج پر غالب لوگوں کے جسمانی اور ذہنی حملے بھی بڑھ رہے ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کی منصوبہ بند توہین سے پی ڈی اے کے حوصلے ٹوٹ جائیں گے وہ تاریخی غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جبر کے خلاف مزاحمت طاقت بن کر ابھرتی ہے۔ ظلم کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اور ظالم کی بھی۔ اب بی جے پی اس حد کو پار کر چکی ہے اور اپنے زوال کو دیکھتے ہوئے اس طرح کی مذموم حرکتوں سے پی ڈی اے کی ہمت اور اتحاد کو توڑنے کی آخری کوشش کر رہی ہے، جس میں وہ اب کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج کا ہر طبقہ سمجھ چکا ہے کہ بی جے پی حکومت کو ترقی اور ترقی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ نعرے لگانے والوں کی حکومت ہے۔ بی جے پی حکومت میں ناانصافی، ظلم اور انارکی اپنے عروج پر ہے۔ کرپشن اور لوٹ مار اپنے عروج پر ہے۔ دریاؤں میں غیر قانونی کان کنی جاری ہے۔ بی جے پی حکومت کی غیر قانونی کانکنی میں ہونے والی بدعنوانی کو دیکھنے کے لیے نہ تو دہلی سے ڈرون پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی لکھنؤ سے سی سی ٹی وی کیمرہ۔ بی جے پی حکومت میں تمام غیر قانونی سرگرمیاں طاقتوں کی ملی بھگت سے کھلے عام ہو رہی ہیں۔ ریاست کے عوام 2027 میں بی جے پی کو اقتدار سے ہٹا کر اس کی بدعنوانی کو ختم کر دیں گے۔

## ڈاکٹر علی خان محمود آباد کو رہا کیا جائے: سی پی آئی (ایم ایل)

**لکھنؤ (ایجنسی):** سی پی آئی (ایم ایل) اشوکا یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر علی خان محمود آباد کی فوری اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کرتی ہے۔ ساتھ ہی، پارٹی نے AISA کے ریاستی صدر منیش کمار کے خلاف ان کی سوشل میڈیا پوسٹ کی وجہ سے مقدمہ درج کیے جانے کے خلاف 21 مئی کو ریاست گیر یوم احتجاج کے لیے عوامی تنظیموں کی کال کی فعال طور پر حمایت کی ہے۔ سی پی آئی (ایم ایل) کے ریاستی سکریٹری سدھاکر یادو نے پیر کو جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ حب الوطنی کے نام پر ملک بھر میں بی جے پی۔این ڈی اے کی حکومت والی ریاستوں میں آزادی اظہار اور اختلاف رائے کو خاموش کرنے اور جمہوریت کو محدود کرنے کی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس کے تحت من گھڑت فوجداری مقدمات درج کیے جا رہے ہیں اور من مانی گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔

# سی بی آئی دفتر میں گھس کر تیر چلانے کا ویڈیو وائرل

## لکھنؤ میں دنیش مرمو نے اے ایس آئی کو گیٹ سے کیبن تک دوڑایا

**لکھنؤ (ایجنسی):** اتر پردیش کے لکھنؤ میں سی بی آئی کے دفتر پر دو دن پہلے تیر کمان کے حملے کا ویڈیو سامنے آیا ہے۔ بہار سے آئے دنیش مرمو نامی شخص نے یہاں تعینات اے ایس آئی پر تیر چلا دیا۔ وہ حملہ کرتا ہوا دفتر میں داخل ہوا اور وہاں موجود لوگوں نے اسے مارا پیٹا اور پکڑ لیا۔ واقعہ سی سی ٹی وی میں قید ہو گیا ہے۔ زخمی اے ایس آئی زیر علاج ہے۔

واقعہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ ملزم دنیش مرمو سی بی آئی آفس کے گیٹ کے پاس موجود تھا اور اس نے اے ایس آئی کے پیٹ میں تیر مارا۔ اچانک حملے کی وجہ سے کوئی کچھ سمجھ نہ سکا۔ خود کو بچانے کے لیے اے ایس آئی بھاگا اور گارڈ کیبن میں گھس گیا لیکن ملزم مرمو وہاں بھی پہنچ گیا اور دوبارہ تیر چلا دیا۔ دفتر کی سیکیورٹی پر تعینات پولیس اہلکاروں میں بھگدڑ مچ گئی۔

ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ ایک اور سیکیورٹی گارڈ ملزم پر لاٹھی سے حملہ کرتا ہے اور اسے زمین پر پٹختا ہے۔ جس کے بعد شور سن کر دوسرے لوگ بھی وہاں پہنچ گئے اور اسے پکڑ لیا گیا۔ جمعہ کو ایک شخص نے ان پر کمان اور تیر سے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ اے ایس آئی کے سینے میں تیر لگا، انہیں سول اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ زخم 5 سینٹی میٹر گہرا ہے۔ پولیس نے حملہ آور کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ وہ ذہنی مریض ہے۔ اے ایس آئی وریندر سنگھ جمعہ کو نیول کشور روڈ پر واقع سی بی آئی دفتر کے گیٹ پر ڈیوٹی پر تھے۔ صبح 11:15 پر اس نے قریب ہی ایک شخص کو مشکوک حالت میں بیٹھے دیکھا۔ اس نے وجہ پوچھی تو وہ شخص غصے میں آ گیا۔ اس نے اے ایس آئی پر کمان اور تیر سے حملہ کیا۔ اے ایس آئی کے سینے کے دائیں جانب ایک تیر لگا۔ سی بی آئی کے عملے نے وریندر کو سول اسپتال میں داخل کرایا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر حملہ آور کو گرفتار کر لیا۔

ڈی سی پی سینٹرل آشیش سریواستو کے مطابق ملزم بہار کے مونگیر کا رہنے والا ہے، اس نے اپنا نام دنیش مرمو بتایا ہے۔ انسپکٹر حضرت گنج کے مطابق دنیش ریلوے میں گینگ مین تھا۔ سال 1995 میں، اس نے ریلوے میں تعینات سیتا رام گپتا کو 200 روپے کی رشوت لیتے ہوئے پکڑا تھا۔ اس کے کیس کی سی بی آئی میں سماعت ہوئی تھی۔ سال 2000 میں دنیش کو کسی وجہ سے نوکری سے ہٹا دیا گیا تھا۔ تب سے وہ ذہنی مریض ہے۔ اسے لگتا ہے کہ ان کا کیس ابھی بھی سی بی آئی کورٹ میں چل رہا ہے۔ وہ کیس کی التجا کرنے کے لیے سی بی آئی کے دفتر آتے رہتے ہیں۔ دنیش کا کہنا ہے کہ سال 2005 میں وہ سی بی آئی کے دفتر میں افسران سے ملنے دہلی آیا تھا۔ اس دوران اس نے ایک پولیس اہلکار پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر کے تہاڑ جیل بھیج دیا۔ جیل سے رہائی کے بعد وہ مونگیر پہنچ گئے۔ 2015 میں جونپور کے ریلوے اسٹیشن پر جی آر پی کے ایک جوان سے اس کی بحث ہوئی تھی۔ اس نے جی آر پی کے ایک اہلکار پر حملہ کیا تھا۔ وہاں بھی اسے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ وہ جونپور میں ساڑھے تین سال تک جیل میں رہے۔

# ٹرانسفارمر میں آگ لگنے سے علاقہ میں بجلی بحران

**لکھنؤ (ایجنسی):** گومتی نگر ایکسٹینشن ون میں نصب 630 کے وی اے صلاحیت کے ٹرانسفارمر میں زوردار دھماکے سے آگ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے اس جگہ پر انحصار کرنے والے ہزاروں افراد بجلی کے بحران کی لپیٹ میں آ گئے۔ متبادل ٹرانسفارمر لگانے سے تقریباً تین گھنٹے بعد بجلی کی سپلائی بحال کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کمہرواں میں زیر زمین کیبل میں خرابی کے باعث یہاں سے سپلائی ہونے والے علاقوں میں دوپہر سے شام تک بجلی کا بحران رہا۔ دوسری جانب شہر کے دیگر علاقوں میں فیڈر زٹرپ کرنے اور ٹوٹ پھوٹ کے باعث شدید گرمی میں کئی گھنٹے مسلسل بجلی نہ ہونے سے لوگ پریشانی کا شکار رہے۔ دارالحکومت میں شدید گرمی میں بجلی کے بحران نے عوام کا جینا محال کر دیا ہے۔ پیر کو چنہٹ ڈویژن کے گومتی نگر ایکسٹینشن سیکٹر 1 میں KVA 630 کے ٹرانسفارمر میں آگ لگ گئی۔ ٹرانسفارمر میں آگ لگنے سے قریبی لوگوں میں گھنٹوں خوف و ہراس کا ماحول رہا۔ لوگوں کی شکایات پر بجلی بند ہونے کے بعد ٹرانسفارمر میں لگی آگ پر قابو پایا جا سکا۔ اس ٹرانسفارمر میں آگ لگنے سے تین سو سے زائد صارفین کو تقریباً تین گھنٹے تک بجلی کے بغیر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بعد ازاں ٹرالی ٹرانسفارمر لا کر بجلی کی سپلائی بحال کی جا سکے۔ اسی طرح امبیکا وہار، سیکٹر جے، آشیانہ میں فیڈر ٹوٹنے سے لوگوں کو کئی گھنٹے تک بجلی سے محروم رہنا پڑا۔ اسی طرح نشاط گنج 11 کے وی فیڈر میں خرابی کی وجہ سے اس سے آنے والے علاقوں میں تقریباً 50 منٹ تک بجلی کی فراہمی متاثر رہی۔ کمہرواں سب اسٹیشن کی 33 کے وی انڈر گراؤنڈ کیبل میں خرابی کی وجہ سے کمہرواں سب اسٹیشن سے فراہم کردہ علاقوں میں سہ پہر 3 بجے سے شام تک بجلی غائب رہی۔

# کتنی ہی کوشش کریں آپ کو 'سی ایم کی کرسی' ملنے والی نہیں، اکھلیش یادو کا کیشو موریہ پر طنز

**لکھنؤ (ایجنسی):**
یوپی کے ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک کے بعد اب ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ اور اکھلیش یادو کے درمیان حملہ اور جوابی حملے کا ایک اور دور شروع ہو گیا ہے۔ دونوں رہنما سوشل میڈیا ایکس پر ایک دوسرے پر زہر اگل رہے ہیں۔ ہفتہ کو سوشل میڈیا پر دونوں کے درمیان گرما گرم بحث ہوئی۔ کیشو موریہ نے ایس پی کو غنڈہ گردی کا مترادف قرار دیا۔ اکھلیش یادو نے جوابی وار کرتے ہوئے کہا کہ موریہ کتنی ہی کوشش کریں، وہ چوٹی تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ انہوں نے بی جے پی کے اندرونی جھگڑوں پر بھی تنقید کی۔ اکھلیش یادو نے X پر ایک پوسٹ لگا کر بی جے پی پر تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی میں کئی طرح کے مقابلے چل رہے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک مقابلہ چیف بمقابلہ مین، دوسرا مین بمقابلہ نائب اور تیسرا نائب بمقابلہ نائب کے درمیان ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ تمام رہنما ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لیے اشتعال انگیز بیانات دے رہے ہیں۔ ان کا اشارہ وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور دونوں نائب وزیر اعلیٰ کی طرف تھا۔ یادو نے بی جے پی کو 'شدید قوم پرست' کہنے پر موریہ پر بھی تنقید کی۔ اس نے کہا، جن لوگوں کو تم 'تیز' کہہ رہے ہو، وہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے تم بکھرے ہوئے ہو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کتنی ہی کوشش کریں گے، آپ 'چوٹی' تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ اکھلیش یادو نے بھی موریہ کو مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا، کوئی اچھا کام کریں، کھوکھلے بیانات نہ دیں، اپنی اور اپنے معاشرے کی عزت حاصل کریں۔ اس سے پہلے کیشو پرساد موریہ نے ایس پی پر حملہ کیا تھا۔ X پر ایک پوسٹ میں، انہوں نے کہا، ایس پی کا مطلب غنڈہ گردی، کانگریس کا مطلب سیڈو ازم اور بی جے پی کا مطلب شدید قوم پرستی ہے۔ کیشو موریہ نے کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو بھی نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن سندھ کی کامیابی نے دشمنوں کو چونکا دیا ہے لیکن راہول گاندھی جیسے کچھ کانگریسیوں کا ذہنی توازن بگڑ گیا ہے۔ وہ بھارت مخالف بیانات دے رہے ہیں اور پاکستان پر ترس کھا رہے ہیں۔

# ایک دن میں 10 سے زیادہ شٹ ڈاؤن سے وزیر توانائی پریشان

## اے کے شرما نے میٹنگ میں افسران کی سرزنش کی

**لکھنؤ (ایجنسی):** اتر پردیش کے وزیر توانائی اروند کمار شرما کے لاکھ دعووں کے باوجود ریاست میں بجلی کی کٹوتی جاری ہے۔ ادھر بے موسمی طوفان اور بارش نے محکمہ بجلی کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ اس وقت نہ صرف دارالحکومت لکھنؤ بلکہ ریاست کے بیشتر اضلاع میں لوگوں کو بجلی کی کٹوتی کا سامنا ہے۔ اس بارے میں وزیر توانائی اے کے شرما نے ذمہ دار افسران کی سرزنش کی ہے۔ وزیر اے کے شرما نے جھانسی کے چیف انجینئر کو فوری طور پر ہٹانے کی ہدایت بھی دی ہے۔ ساتھ ہی عہدیداروں کو سخت وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ صارفین کو ہراساں کرنے والے افسران کو اب بخشا نہیں جائے گا۔ توانائی کے وزیر اے کے شرما نے میٹنگ میں اعتراف کیا کہ جھانسی، جالون، آگرہ، متھرا، علی گڑھ، مہوبا، ماؤ، کوشامبی، سیتاپور، ہردوئی، کھیری، میرٹھ، نوئیڈا، گوتم بدھ نگر اور کشی نگر اضلاع کے کچھ علاقوں میں بجلی کی فراہمی ابھی تک بحال نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بندیل کھنڈ اور دیگر اضلاع کے دیہی علاقوں سے بجلی کی کٹوتی اور بار بار ٹرپنگ کی شکایتیں آرہی ہیں۔ یہ بجلی ملازمین کی غفلت کو ظاہر کرتا ہے۔ وزیر نے کہا کہ صارفین کو بلاوجہ ہراساں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے جھانسی کے چیف انجینئر کو کام میں لاپرواہی اور غفلت برتنے پر فوری طور پر ہٹانے کی ہدایت دی ہے۔ وزیر توانائی نے کہا کہ ایسے ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں جو حکومت کی منشا کے مطابق صارفین کو بجلی فراہم نہیں کر سکتے۔ شکتی بھون میں ایک جائزہ میٹنگ کے دوران انہوں نے کہا کہ صورتحال کچھ بھی ہو، صارفین کو بجلی کی سپلائی میں کوئی بھی رکاوٹ اب قابل قبول نہیں ہوگی۔ انہوں نے واضح کیا کہ محکمہ بجلی کے ملازمین جو صارف خدا ہے کے جذبے کے مطابق کام نہیں کرتے ان کی من مانی کو مزید برداشت نہیں کیا جائے گا۔ وزیر نے یہ بھی کہا کہ بار بار شٹ ڈاؤن، کم وولٹیج اور بجلی کی غیر ضروری کٹوتیوں کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اے کے شرما نے لکھنؤ کے سی جی سٹی سب اسٹیشن پر ایک ہی دن میں 10 سے زیادہ شٹ ڈاؤن پائے جانے کے بعد تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ کسی بھی فیڈر پر ایک سے زیادہ شٹ ڈاؤن نہ لیا جائے اور تمام ضروری کام ایک ہی وقت میں مکمل کیے جائیں۔ وزیر توانائی نے تمام عہدیداروں سے کہا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ مقررہ شیڈول کے مطابق ہر علاقے میں بلا تعطل اور معیاری بجلی کی فراہمی ہو۔ لوڈ زیادہ ہونے پر فیڈر کا لوڈ متوازن کیا جائے اور جہاں کام نامکمل ہے اسے جنگی بنیادوں پر مکمل کر کے بجلی کی فراہمی بحال کی جائے۔ اس کے علاوہ تمام ڈسکام کے ایم ڈیز اور ٹیکنیکل ڈائریکٹرز کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ متاثرہ علاقوں کا فوری طور پر سائٹ پر معائنہ کریں۔

# بزمِ یقینؔ کے تحت ہیپی فیوچر اسکول میں فی البدیہہ مشاعرہ

**لکھنؤ (پریس ریلیز):**
بزم یقینؔ کے تحت ہیپی فیوچر اسکول، نادان محل، لکھنؤ میں فی البدیہہ مشاعرہ کا اہتمام زیر صدارت مولانا دلاور حسین ندوی یقینؔ فیض آبادی کیا گیا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر اسرار الحق قریشی شریکِ محفل رہے۔ جبکہ مہمانِ ذی وقار کے طور پر ماہنامہ لاریب کے ایڈیٹر واصف رشید نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض ابو ہریرہ عثمانی نے انجام دئے۔ یقین فیض آبادی نے مصرع طرح ''کنارے سے کبھی طوفاں کا اندازہ نہیں ہوتا'' دیا۔ شعراء کو ایک گھنٹے وقت دیا گیا جس میں شرکت کرنے والے تمام شعراء نے اشعار کہے۔ مشاعرے کا آغاز گوگل ہندوستانی کے طرحی کلام سے ہوا۔ بعدہٗ بیتاب لکھنوی، شاہد ترشم پوری، عابد ہاشمی، کامل رحمانی، علیم الدین انداز، فاروق عادل، سلیم تابش اور یقین فیض آبادی نے یکے بعد دیگرے اپنا طرحی کلام پیش کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا یقین فیض آبادی نے کہا ہمارا مقصد کسی کا امتحان لینا نہیں بلکہ شعری ذوق کو بڑھانے کے لئے اس طرح کے پروگرام کا انعقاد ہونا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا آمد کی شاعری میں خواہ تاخیر ہو مگر تاثیر ہوتی ہے۔ لیکن خود کو شاعر ثابت کرنے کے لئے ضرورت اور تقاضے کے مطابق آورد پر دسترس ہونا نہایت ضروری ہے اسی غرض سے ہم نے اب تک پانچ فی البدیہہ مشاعرے منعقد کئے ہیں۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر اسرار الحق قریشی نے کہا کم وقت میں شعراء نے اچھے اشعار نکالے یقیناً شاعری عطیۂ خداوندی ہے ورنہ ہر آدمی شاعری نہیں کر سکتا۔ مہمانِ ذی وقار واصف رشید ایڈیٹر ماہنامہ لاریب لکھنؤ نے کہا اس طرح کی محفلیں وقتاً فوقتاً سجتی رہنا چاہییں تا کہ جو ادبی ماحول ہے وہ برقرار رہ سکے۔ کنوینر پروگرام عبداللہ راسخ نے تمام شعراء کا استقبال کیا۔ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں:

یقینؔ اس دور میں سب پر یقیں تم کر تو لیتے ہو
مگر ہر شخص دنیا میں بھروسے کا نہیں ہوتا
(یقین فیض آبادی)

ہماری قوم اگر بیدار ہوتی تو یقیں جانو
زمینوں پر ہماری غیر کا قبضہ نہیں ہوتا
(سلیم تابش)

میاں شطرنج کو تم زندگی سے جوڑتے کیوں ہو
ہمیشہ ہو جو استعمال وہ پیادہ نہیں ہوتا
(فاروق عادل)

دعائیں ماں کی لے کر ساتھ جب کوئی نکلتا ہے
سفر میں وہ جہاں بھی ہو کبھی تنہا نہیں ہوتا
(علیم الدین انداز)

لیا ہوتا سبق ظالم نے گر ہم سے حکومت کا
کسی کا قتل دنیا میں بہیمانہ نہیں ہوتا
(کامل رحمانی)

کبھی یوٹیوب کھلتا ہے کبھی ایف بی کبھی ٹیوٹر
تمہاری ایک انگلی سے میاں کیا کیا نہیں ہوتا
(گوگل ہندوستانی)

چلے جاؤ بلانے پر تم اس کے پاس اے عابدؔ
کسی کا دل دکھانا عشق میں اچھا نہیں ہوتا
(عابد ہاشمی)

ہمارا دبدبہ قائم سدا رہتا زمانے پر
بزرگوں کی اگر باتوں کو ٹھکرایا نہیں ہوتا
(شاہد ترشم پوری)

نہ ملتا گر شہادت کا سبق اسلاف سے ہم کو
تو ہم میں دین پر مر مٹنے کا جذبہ نہیں ہوتا
(بیتاب لکھنوی)

اس موقع پر مولانا ارمان ندوی، عبدالخالق ہٹ لکھنوی، محمد احسان وغیرہ نے شرکت کی۔ آخر میں مولانا دلاور حسین ندوی یقینؔ فیض آبادی کلماتِ تشکر ادا کئے۔